www.novelsclubb.com
عبادالرحمٰن
از نور عارف

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عبادالرحمٰن

از نور عارف

عبادالرحمٰن

از قلم

نور عارف

قسط نمبر8

••••••••••••••••••••••••••••

باب نمبر8

www.novelsclubb.com

زندگی پھولوں کی سیج نہیں!

"مجھے اس سیریل کا یہ سیزن اچھا نہیں لگا۔اس سے بہتر پچھلا سیزن تھا۔اس میں نہ ایکشن تھا نہ تھرل نہ سسپینس۔بس فضول سی لو سٹوری تھی۔"احمد کانوں میں

ہینڈز فری لگائے فون پر اوہان سے بات کرتے ہوئے سائکل چلا رہا تھا۔اسکی نظر سامنے ہوٹل سے نکلتی آمنہ پر گئی۔

"اوکے اوہان بھائی گھر جا کر..... آمنہ آپی ؟؟؟؟..." وہ فون بند کرنے کی اوہان کو اطلاع دے ہی رہا تھا کہ لمحوں میں ایک وین آئی اور آمنہ کو کھینچ لے گئی۔

وہ چیخا تھا۔

"کیا ہوا احمد ؟.... احمد ؟؟؟؟" فون پر بات کرتا اوہان صوفے سے کھڑا ہوا تھا۔لاؤنج میں بیٹھے اپنی اپنی مشغولیت میں مصروف ہر فرد نے حیرت سے اوہان کی جانب دیکھا تھا۔احمد سائیکل سمیت اس وین کے پیچھے بھاگا تھا۔

"آمنہ !...اوہان بھائی ایک وین آئی اور آمنہ کو میرے سامنے کھینچ کر لے گئی۔ میں کیا کروں ؟" وہ خوفزدہ تھا اور شاید رو بھی رہا تھا۔اوہان کے پیروں تلے سے جیسے زمین کھینچ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آمنہ کو.... کیسے...؟" اوہان بوکھلا گیا تھا۔

"کیا ہوا ہے آ.ن.ہ کو اوہان ؟" شبانہ بیگم اٹھ کر اوہان کے قریب آئیں۔

زرش اور مائرہ بھی صوفے سے اٹھ کر اس کے پاس آ گئیں۔

"اوہان بھائی میں کیا کروں ؟"سائیکل چلاتاوہ زور و شور سے رو رہا تھا۔

"احمد میری بات سنو رو نہیں،اس وین کا پلیٹ نمبر نوٹ کرلو، جلدی۔"لاؤنج میں اضطرابی کیفیت میں اِدھر سے اُدھر چکر لگاتے ہوئے وہ بولا تھا۔

"نہیں...کوئی نمبر پلیٹ نہیں لگی ہوئی اس پر۔"احمد کی بات پر وہ مزید پریشان ہوا تھا۔اِدھر سب کو بات کا تو پتہ نہیں تھا لیکن اندازہ ہو گیا تھا۔

"یااللہ خیر ہو!"شبانہ بیگم نے دل تھاما تھا۔

"آمنہ ؟"زرش کے چہرے پر خوف ابھرا تھا۔

"احمد تم کتنی تیز سائیکل چلا سکتے ہو؟اس وین کے قریب پہنچ سکتے ہو؟اگر پہنچ سکتے ہو تو پہنچو جلدی۔اور پہنچتے ہی موبائل کو وین پر اس طرح رکھ دینا کہ وہ گرے نہیں۔جلدی!کوشش کرو تم کر سکتے ہو۔"گاڑی کی چابیاں اٹھا کر جوتا پہنتے ہوئے اوہان اجلت میں بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں کرتا ہوں،میں کرلوں گا۔"سائیکل کے پیڈلز کو مزید تیزی سے گھماتے ہوئے وہ بولا تو نا جانے کہاں سے ایک دم ہمت آگئی۔اس وقت لگا کہ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔وہ واقعی اس لمحے کچھ بھی کر سکتا تھا،کچھ بھی!

"امی میں پولیس اسٹیشن جارہاہوں۔آپ ابو کو فون کرکے بولیں کہ تایاابو کولے کر وہیں پہنچ جائیں۔" اوہان تیزی سے کہتاہواگھر سے نکلا۔

"لیکن اوہان ہواکیاہے یہ تو بتاتے جاؤ۔" شبانہ بیگم بھی اسی کے پیچھے بھاگی تھیں۔

وہ بات سنی ان سنی کرتاگاڑی بھگاتا نکل گیا۔

دوسرے موبائل سے اس نے فوراًاپنے پھوپھا کو کویت کال کرکے اطلاع دی اور انہیں پولیس سے فوراًرابطہ کرنے کو کہا۔احمد سے وہ مسلسل کال پر تھا۔

وہ اپنی ہمت سے بڑھ کر سائیکل بھگارہاتھا۔آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔ سرخ آنکھوں میں ایک عزم تھا۔وہ چھوٹا تھالیکن اس وقت اسے اپنا آپ بہت بڑا محسوس ہورہاتھا۔آس پاس کامنظر نظر آنا،اورادھر اُدھر کی آوازیں آناسب بند ہو گیا تھا۔کچھ نظر آرہاتھاتووہ وین تھی جس تک پہنچنانا ممکن ساتھالیکن اسے اپنی بہن کے لیے اسے ممکن بنانا تھا۔وین کی سپیڈ کم ہوئی تھی۔

"اوہان بھائی وین کی سپیڈ کم ہوئی ہے۔آگے ٹریفک ہے۔ٹریفک پولیس بھی ہے۔ کیامیں شور مچادوں؟اس طرح وین پکڑی جائے گی۔" احمد نے اطلاع دی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں احمد موبائل کو وین تک پہنچانے سے پہلے یہ کام ہر گز نہ کرنا اگر وہ وین ہاتھ سے نکل گئی تو ہم آمنہ کو کبھی بھی ٹریس نہیں کر پائیں گے۔ تم بس اس وین تک پہنچو۔" احمد نے سمجھتے ہوئے سر ہلا یا۔

"میں وین کے بہت قریب ہوں کال کاٹ دوں؟"

"نہیں یوں ہی موبائل رکھ دو میں پولیس اسٹیشن پہنچ گیا ہوں کال ٹریس کرواتا ہوں۔ احمد انہیں شک نہ ہونے دینا ورنہ یہ راستہ بند ہو جائے گا۔" چلتی سائیکل پر ہی احمد نے ہاتھ بڑھا کر جیب سے موبائل نکالا اور ہینڈز فری اتارتے ہوئے اسے ہاتھ میں تھام لیا۔ اللہ کا نام لے کر وہ رفتار آہستہ کرتی وین کی رفتار سے ملا اور پلک جھپکنے کی تیزی سے اس نے موبائل کو وین کی پچھلی ڈگی کی جانب بنی چھوٹی سی جگہ پر پھینک دیا۔ جتنی تیزی سے اس نے یہ کیا تھا شاید ہی کسی کو پتہ چلا ہو۔ اسی اثنا میں اسکی سائیکل کا بیلنس بگڑا اور وہ زمین پر سائیکل سمیت گرا تو بازو چھل گئے۔ کچھ ہاتھوں اور گھٹنوں پر بھی چوٹیں آئیں لیکن فکر کسے تھی؟

www.novelsclubb.com

"کہیں موبائل بند نہ ہو گیا ہو گرنے کی وجہ سے۔" اسکے دماغ میں اندیشہ ابھرا۔ سائیکل اٹھا کر وہ پھر سے اس وین کے پیچھے تھا۔ مین روڈ پر آتے ہی اس نے شور مچا دیا۔

"بچاؤ! اس وین نے میری بہن کو کڈنیپ کر لیا۔" وہ پولیس کی جانب دور سے ہی اشارہ کر رہا تھا۔ پولیس وارڈن جیسے ہی اس کی جانب متوجہ ہوا اسی وقت وہ وین گاڑیوں کی ٹریفک سے باہر کی جانب نکلی۔ پولیس کو وین کے نکلنے کے انداز سے معاملے کی سنگینی کا اندازہ ہو گیا۔ وہ پولیس میمبر اپنی بائک لیے اس کے پیچھے بھاگا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

لیپ ٹاپ سامنے رکھے وہ اسی جانب متوجہ تھا جب نویرہ نے چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر لا رکھا، وہ چونکا، نویرہ کو دیکھ کر مسکرایا اور پھر سے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہے ہیں؟ سارا دن لیپ ٹاپ پر لگے رہتے ہیں، آپکی صحت کے لیے اچھا نہیں ہے۔" وہ کمرے میں بکھرے سامان کو سمیٹتے ہوئے بولی تھی۔

"کچھ خاص نہیں فری لانسنگ کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں، ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتا، کچھ نا کچھ تو کروں گا۔ آجکل انٹرنیٹ کا زمانہ ہے آن لائن جابز بہت ہیں۔ بس اسی کی کوشش کر رہا ہوں۔ دعا کرو کوئی راستہ مل جائے۔ اور میری صحت کا خیال رکھنے کے لیے تم ہو نا!" مسلسل ٹائپ کرتے ہوئے وہ مصروف سے انداز میں بولتے ہوئے آخر میں انگلیاں روک کر اسے دیکھ کر مسکرایا تھا، الماری میں کپڑے رکھتی ہوئی نویرہ بھی مسکرائی تھی۔

"مستقیم آئے گا اس ویکنڈ؟" خیال آنے پر اس نے نویرہ سے مستقیم کا پوچھا۔

"نہیں! کہہ رہا تھا آج کل بہت مصروف ہے۔ اگلے ہفتے ہی آئے گا۔" جواب میں زریب نے سر ہاں میں ہلا دیا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

"کہاں تھے تم صبح سے؟" لنچ بریک چل رہا تھا۔ وہ اس وقت کیفے ٹیریا میں بیٹھا تھا جب بن یامین نے سامنے آکر بیٹھتے ہوئے سوال کیا۔

"آفندی صاحب کی کال آئی تھی صبح کہہ رہے تھے پروڈکٹس کی ایڈورٹائزمنٹ کے لیے ٹیم ارینج کرواؤں۔ بس اسی میں مصروف تھا۔" بلڈنگ کی شیشے کی کھڑکی سے باہر نیچے دوڑتی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے اس نے اطلاع دی۔

"ہوگئی ٹیم ارینج؟"

"نہیں! ابھی ٹائم لگے گا۔" بن یامین کے سامنے پڑی ٹرے سے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے اس نے کہا۔

"یہ لنچ بھی کرو۔" بن یامین نے بریانی کا ایک ڈسپوزیبل باکس اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیا سوچ رہے ہو؟" بن یامین نے اسے خاموش پا کر سوال کیا۔

"یامین! یہاں کچھ عجیب ہے... کچھ ایسا جو میں سمجھ نہیں پا رہا۔" مستقیم کا انداز الجھا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟" بن یامین نے تعجب سے سوال کیا۔

"کتنا وقت ہو گیا ہے تمہیں یہاں کام کرتے ہوئے؟" مستقیم نے اسکی جانب دیکھ کر سوال کیا۔

"تقریباً سال ہونے والا ہے۔ گجرانوالہ سے آئے ہوئے مجھے تقریباً دس ماہ ہو گئے بس تب سے یہیں جاب کر رہا ہوں۔" بریانی کھاتے ہوئے اس نے کہا۔

"کیا یہاں سب کو اتنی آسانی سے جاب مل جاتی ہے جتنی آسانی سے مجھے ملی؟" مستقیم کے اس سوال پر وہ چونکا تھا۔

"نہیں آسانی سے تو نہیں ملتی۔ ہائیرنگ یہاں بہت سے انٹرویوز اور ٹریننگز کے بعد ہوتی ہے۔ لیکن اگر آفندی صاحب پرسنلی کسی کو ہائیر کرنا چاہیں تو اسے ان مراحل سے نہیں گزرنا پڑتا جیسے تمہیں۔ کیا یہ چیز تمہیں عجیب لگ رہی ہے؟"

"نہیں، عجیب یہاں کے طور طریقے ہیں، یہاں کی ڈیلنگز۔"

"مطلب؟" بن یامین اسکی بات نہیں سمجھ پایا تھا۔

"مطلب یہ کہ ہماری کمپنی پروڈکٹس جس انڈسٹری سے لیتی ہے۔ ایڈورٹائزمنٹ اس انڈسٹری کی نہیں کرتی۔ ایڈورٹائزمنٹ اس انڈسٹری کی ہوتی ہے جسکا اس پروڈکٹ سے کوئی تعلق نہیں۔ اور حسن آفندی صاحب کے ساتھ میں نے پچھلی کچھ میٹنگز اٹینڈ کی ہیں۔ ایک پارٹی کے سامنے وہ کچھ اور ہوتے ہیں اور دوسری پارٹی کے سامنے پہلے سے بالکل برعکس۔ لیکن بظاہر وہ جس پارٹی کے سامنے ہوتے ہیں

www.novelsclubb.com

ایسالگ رہاہوتاہے جیسے وہ اس پارٹی سے زیادہ کسی کے خیر خواہ نہیں۔وہ جو وعدے کرتے ہیں، جو کنڈیشنز رکھتے ہیں کوئی پوری نہیں کرتے، یہاں تک کہ کل انہوں نے ایک میٹنگ میں فیک ڈیٹیلز شیئر کیں،انکی پرسنیلٹی بظاہر بہت پر کشش ہے لیکن جیسے آپ ان کو قریب سے جانتے جاؤ وہ بہت عجیب ہیں۔وہ جھوٹ اتنی پائیداری سے بول لیتے ہیں کہ شاید ہی میں نے کبھی کسی کو اتنی پختگی سے باتوں کو گول مول کرتے دیکھا ہو۔"بن یامین جو توجہ سے اسکی بات سن رہا تھا آخر میں ہنس دیا۔

"اس میں عجیب کیا ہے اسے ہی تو بزنس کہتے ہیں۔"

"دھوکے کو بزنس کہتے ہیں؟ میرے ابو نے بھی بزنس کیا تھا لیکن انہوں نے بزنس ایمانداری سے کیا ایسے نہیں۔" مستقیم کی بات پر اس نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔

"تو وہ بزنس کامیاب ہوا؟ نہیں ہوا نا!" اسکے آئی برو اٹھا کر سوال کرنے پر مستقیم خاموش ہو گیا۔

"مستقیم! تم حسن آفندی کو دیکھ رہے ہو باقیوں کو نہیں۔ان کے سامنے جتنے بھی لوگ ڈیلنگز کے لیے بیٹھے ہوتے ہیں وہ بھی یوں ہی ماسک لگائے بیٹھے ہوتے ہیں۔

جو انڈسٹریز پروڈکٹس دیتی ہیں انہیں بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایڈورٹائزمنٹ انکے نام کی نہیں ہوگی۔اور جو ایڈورٹائز کر رہے ہوتے ہیں وہ بھی جانتے ہوتے ہیں۔سب کا فایدہ ہو رہا ہوتا ہے اسی لیے سب اپنی اپنی ڈیوٹی خاموشی سے کر رہے ہوتے ہیں۔ تم ایک عام امپلائے ہو تم بھی خاموشی سے اپنا کام کرو۔اور چلو لنچ ٹائم بھی ختم ہو گیا۔"آخری بات اس نے ریسٹ واچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے کی، مستقیم مطمئن نظر نہیں آرہا تھا۔

"مجھے آفندی صاحب کے ساتھ سائیٹ پر جانا ہے تم جاؤ۔" جینز کی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے مستقیم نے اطلاع دی۔

"تم آفندی صاحب کے امپلائے کی بجائے انکے باڈی مین لگتے ہو۔" مستقیم کے ساتھ ہی کیفے ٹیریا سے نکلتے ہوئے وہ ہنس کر بولا، مستقیم نے اسے نظرانداز کیا۔

"مستقیم سر! آفندی صاحب کہہ رہے ہیں کہ سائیٹ پر آپ ارسلان سر کے ساتھ چلے جائیں انہیں پرسنل کام آگیا ہے۔"لفٹ پر چڑھنے سے پہلے ہی آفندی صاحب کی اسسٹنٹ آکر بولی تھی۔

"اوکے!" مستقیم کے سر ہلا کر کہنے پر وہ چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"اس ارسلان سے زرا بچ کر رہنا۔پہلے ہی تمہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا ہے۔" وہ دونوں لفٹ پر چڑھ گئے جب بن یامین بولا۔ مستقیم نے کوئی جواب نہیں دیا وہ ارسلان کو بلڈنگ سے باہر کھڑی گاڑی تک آنے کا میسج کر رہا تھا۔

"تم نے بھی میرے ساتھ جانا ہے؟" بن یامین کو بھی لفٹ سے باہر اپنے ساتھ ہی نکلتے دیکھ کر اس نے پوچھا۔

"شیطان کے ساتھ جا رہے ہو۔سوچا تمہیں دعاؤں کے سائے میں دروازے سے رخصت کروں۔" اسکی اس فکر پر مستقیم ہنس دیا۔ تبھی انکی نظر آفندی صاحب کے ساتھ ایک اور شخص کو تیزی سے بلڈنگ سے نکلتے ہوئے دیکھا۔

"آفندی صاحب کے ساتھ کون ہے؟" مستقیم نے تعجب سے سوال کیا تھا۔

"نعیم صاحب ہیں۔آفندی صاحب کے چھوٹے بھائی۔ہم گئے تھے نا آفندی صاحب کے بیٹے کے ولیمے پر...اسکی شادی انکی بیٹی سے ہی تو ہوئی ہے۔"

"مطلب اوہان کے والد؟" مستقیم نے اندازہ لگایا۔

"ہاں! تم کیوں تفتیش کر رہے ہو؟" بن یامین نے اسکے ساتھ ہی بلڈنگ سے نکلتے ہوئے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"شاید میں انہیں جانتا ہوں۔کچھ ماہ پہلے میں ان سے مسجد میں ملا تھا۔ویسے کبھی یہاں دیکھا نہیں انہیں۔"

"ہاں ایچ آر ڈپارٹمنٹ کے ہیڈ ہیں۔اور تمہارا شاید کبھی کام نہیں پڑا اس ڈپارٹمنٹ کے ساتھ۔"

"ہمم !اچھا ارسلان آگیا ہے میں چلتا ہوں۔"گاڑی کے پاس کھڑے اس نے بلڈنگ سے نکلتے ارسلان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

"ہم یہ معاملہ کیسے دیکھ سکتے ہیں؟ یہ حادثہ پاکستان میں نہیں ہوا کویت میں ہوا ہے۔"اوہان پولیس والوں کو قائل کر رہا تھا جب نعیم صاحب اور حسن آفندی پولیس اسٹیشن داخل ہوئے۔اوہان منتوں کے آخری درجے پر تھا بس پاؤں پکڑنے باقی رہ گئے تھے وہ اس کے لیے بھی تیار تھا پر وہاں کوئی سن ہی نہیں رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے اوہان؟"حسن آفندی اس کے قریب آکر بولا۔پریشانی ان کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔

"تایا جان یہ سن نہیں رہے کہہ رہے ہیں یہ پاکستانی فورسز کا مسلئہ نہیں۔" حسن آفندی نے پولیس کانسٹیبل کو غصے سے دیکھا۔

"میں ابھی ڈی آئی جی صاحب کو فون کرتا ہوں۔..."

"ارے حسن آفندی صاحب آپ؟" اس سے پہلے کہ تایا جان موبائل نکالتے وہ کانسٹیبل اٹھ کر ادب سے بولا۔

"وہ مجھے پتہ نہیں تھا یہ آپ کے گھر کا معاملہ ہے۔"

"اب پتہ چل گیا نا اب جو کہا جا رہا ہے وہ کرو۔" حسن آفندی غضب سے بولا تھا۔

"ہمیں کویت پولیس سے رابطہ کرنا پڑے گا۔" وہ کانسٹیبل تیزی سے کام میں لگ گیا۔

"اوہان بیٹے ٹینشن نہ لو میری قاسم بھائی سے بات ہوئی ہے وہ پولیس اسٹیشن رپورٹ کروا چکے ہیں اور پولیس مکمل تعاون کر رہی ہے۔ آمنہ کو جلد ہی واپس لے آئیں گے۔" اوہان کو پریشان دیکھ کر تایا جان اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دینے کے انداز میں بولے تو وہ مسکرا بھی نہ سکا۔

•••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

"نعیم صاحب! ان سے ملئیے، یہ ہیں میرے بیٹے مستقیم جبرائیل۔" گاڑی منزل کی طرف گامزن تھی جب پچھلی سیٹ پر بیٹھے مستقیم کے دماغ میں ایک پرانا منظر ابھرا تھا۔

"بابا! پلیز آپ آجائیں جلدی سے پلیز!" اسکی سوچیں اسے ایک سال پیچھے اس شام تک لے گئی تھیں جہاں اس نے ایک انجان لڑکی کی مدد کی تھی۔ اسے مسجد میں نعیم صاحب سے مل کر لگا تھا وہ ان سے پہلے بھی مل چکا ہے لیکن یاد نہیں آرہا تھا لیکن اب یاد آگیا تھا۔ تو وہ نعیم صاحب کی بیٹی تھی، مطلب حسن آفندی کی بھتیجی اور اگر حسن آفندی انکا دور کا رشتے دار ہے تو مطلب وہ بھی کہیں نا کہیں سے انکی رشتے دار ہے۔ کھڑکی سے سر ٹکائے اس نے سوچا تھا۔ اسکے بال لاپرواہ سے انداز میں ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جو کھڑکی سے آتی ہوا کی وجہ سے مزید بکھر رہے تھے۔ دوڑتی سڑک پر جمی نظریں اسکے دماغ پر کئی منظر ابھار رہی تھیں۔

اسے لاہور حسن آفندی نے جاب کے سلسلے میں ڈاکومنٹس سبمٹ کروانے کو بلوایا تھا۔ حسن آفندی سے ملاقات کر کے وہ یوں ہی کچھ دیر چہل قدمی کی غرض سے اس پارک میں آگیا تھا جہاں بن یامین اس سے ملنے آیا تھا۔ واک ٹریک پر وہ یوں ہی

www.novelsclubb.com

بے مقصد چلتے ہوئے سوچوں میں گم تھا۔جب اسے دور حجاب کے ہالے میں جگمگاتے کسی شناسا چہرے کی جھلک دکھائی دی۔اسکے قدم تھمے تھے۔کئی لمحے وہ بغیر ہلے بغیر پلکیں جھپکے اس لڑکی کی جانب دیکھتا رہا جو نا جانے کس کے ساتھ تھی اور مسلسل اس سے الجھ رہی تھی۔ کبھی منہ بسورتی اور کبھی مطمئین سی چل دیتی۔

اسے دیکھ کر پہلی بات جو مستقیم جبرائیل کے دماغ میں ابھری تھی وہ یہ تھی کہ وہ اس حجاب میں خوبصورت لگ رہی تھی شاید کسی پاکیزہ شہزادی جیسی۔اس سوچ پر وہ مسکرایا تھا۔ابھی وہ کھل کر مسکرا بھی نہ سکا تھا جب اسکے ساتھ موجود لڑکا کسی بات پر ہنسا تھا۔ مستقیم کو وہ شخص ناگوار گزرا تھا نا جانے کیوں؟اس نے اپنی جیکٹ کی ہڈ سر پر ڈالی اور تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی جانب بڑھ گیا۔

"برائی سے رکنا ہی نہیں بلکہ برائی کو روکنا بھی ضروری ہے۔"قریب ہونے پر اسے اس کی نرم سی سوچوں میں الجھی ہوئی آواز سنائی دی تھی۔ساتھ موجود شخص نے مسکرا کر اسکے سر پر چپت لگائی تو یہ اسے مزید ناگوار گزرا تھا۔وہ جان بوجھ کر اس شخص سے ٹکرایا۔اور اس کی معذرت پر 'اٹس اوکے' کہتا تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا اس نے اسے پہچانا؟" دل نے موہوم سی امید ابھری۔

"نہیں... آواز کسے یاد ہوتی ہے؟ اور اسے تو شاید وہ یاد بھی نا ہو۔" اپنے خیال کی خود ہی نفی کرتا وہ آگے بڑھ گیا۔ گیٹ کے قریب پہنچ کر وہ نا جانے کس احساس کے تحت رکا، پلٹ کر دیکھنا چاہا لیکن امید ٹوٹنے کے ڈر سے خود کو ڈپٹ کر آگے بڑھ گیا۔ جیسے یقین ہو کہ پلٹ کر دیکھنا بیکار تھا۔

یہاں گاڑی میں بیٹھا ہوا وہ اب کی بار مسکرا دیا تھا۔ اسکے ساتھ اس دن اوہان تھا۔ اسکی ملاقات شادی پر اوہان سے ہو گئی تھی۔ اور اوہان اسکا بھائی تھا۔ یہ اطلاع دل کو مطمئن کرنے والی تھی۔

وہ بن یامین کے ساتھ حسن آفندی کے بڑے بیٹے فیض کا ولیمہ اٹینڈ کرنے گیا تھا۔ کچھ دیر پہلے ہی وہ ٹائلٹ کے لیے باہر آیا تھا، واپس آیا تو سامنے اسی لڑکی کو پایا، وہ جو پارک والے ٹکراؤ کے بعد اسے ہمیشہ یاد رہتی تھی۔ وہ بے چینی سے کبھی ہال کے دروازے کو دیکھتی تو کبھی آسمان کی جانب دیکھ کر کچھ بڑبڑاتی۔ مستقیم وہیں دیوار کی پشت سے ٹیک لگا کر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے لیمن کلر کی لانگ میکسی، کے ساتھ سفید بلاک ہیلز پہنی ہوئی تھیں۔ اور سفید ریشمی دوپٹہ اسکی دائیں جانب

جھول رہا تھا۔ سر کو اور سینے کو اس نے سلیقے سے کریم کلر کے حجاب سے ڈھانپا ہوا تھا۔ جیولری کے نام پر مستقیم کو اس کے ہاتھوں میں موتیے کے نازک پھولوں سے بنے گجروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیا۔ وہ سادگی میں بھی کتنی مکمل لگ رہی تھی۔ مستقیم نے نظریں جھکا کر اپنے کپڑوں کی جانب دیکھا سفید قلف لگی شلوار قمیض کے ساتھ لیمن ویسٹ کوٹ پہنی ہوئی تھی۔ یہ ٹوننگ مکمل اتفاق تھا لیکن خوبصورت تھا۔

وہ کبھی ٹہلتی، کبھی رکتی، کبھی موبائل نکال کر کسی کا نمبر ملاتی اور پھر غصے سے موبائل کو کان سے ہٹا کر گھورتے ہوئے کچھ بڑبڑاتی۔ مستقیم پیچھے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا اسے تجسس سے دیکھ رہا تھا۔ یہ منظر دلچسپ لگ رہا تھا۔ یقیناً وہ اندر سے کسی کو بلانا چاہتی تھی۔ مستقیم نے اسکی مشکل کو آسان کرنا چاہا اور اسکی جانب بڑھ گیا۔

"اللہ آپ چاہتے ہیں کہ میں اندر جاؤں؟" اسکی ناراضگی میں کہے جانے والے شکوے پر وہ رکا۔ دھیما سا مسکرایا۔ اب وہ آسمان کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کوئی کام تھا آپ کو؟" مستقیم کو اسکے علاوہ سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیسے اسے مخاطب کرے۔ وہ پلٹی نہیں تو مستقیم اسکے سامنے ہو گیا۔ اور دوبارہ سوال کیا۔

"آپ نے جواب نہیں دیا۔ آپ مسلسل پچھلے پچیس منٹوں سے یہیں دروازے پر کھڑی ہیں؟" اسکی آنکھوں میں اسے دیکھ کر اترتی حیرت کو مستقیم نے محسوس کیا تھا۔

"کیا وہ مستقیم کو پہچان چکی تھی؟" مستقیم کا دل خوش فہم ہوا تھا۔ وہ اب بھی کچھ نہ بولی جیسے یقین اور بے یقینی کی ملی جلی کیفیت میں ہو۔ ہال میں سائڈ سے داخل ہوتے مرد بہت عجیب نظروں سے اسے اور زرش کو دیکھ کر گزرے اور اس وقت مستقیم کو احساس ہوا کہ اسے یہاں اور اسکے ساتھ نہیں کھڑا ہونا چاہیے تھا۔

"کوئی کام تھا یا یوں ہی ٹہل رہی تھیں؟ چہل قدمی کرنی ہے تو عورتوں والی سائڈ پر جا کر کریں۔ اس کام کے لیے آدمیوں والی سائیڈ مناسب نہیں۔" اسکی خاموشی پر اسکے سنجیدگی سے کہنے پر اسے شاید برا لگا تھا۔ اسکے چہرے کے زاویے بدلے تھے جیسے اسے دکھ ہوا ہو۔

www.novelsclubb.com

"وہ..اوہان..بھائی کو بلانا تھا۔" اسکے کہنے پر وہ بغیر رکے سر ہلا کر اندر اوہان کو بلانے چلا گیا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ مزید کچھ دیر اور یہاں باہر کھڑی رہ کر مزید عجیب نظروں میں آئے۔اوہان سے ملاقات اسکی بن یامین نے کروادی تھی۔تو اسے بلانے میں آسانی ہوئی۔

"اوہان! آپکا باہر کوئی انتظار کر رہا ہے۔" اوہان سے کہہ کر وہ بن یامین کی طرف بڑھ گیا۔اور اوہان تیزی سے باہر کی جانب۔

دوبارہ وہ مستقیم کو وہاں نہیں دکھی تھی اور نہ مستقیم نے اسکو دیکھنے کی کوشش کی تھی۔

چلتی گاڑی سے اسکی نظر عین اس کالج کے ویٹنگ ایریا پر گئی تھی جہاں اس نے اسے کئی دن پہلے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ گرلز کالج کے باہر کالی چادر لیے ویٹنگ ایریا میں بیٹھی تھی۔دنیا میں وہ پہلا اور شاید آخری چہرہ تھا جسے دیکھ کر مستقیم کے نہ صرف قدم رکتے تھے بلکہ اسکے دل کی ایک دھڑکن بھی مِس ہوتی تھی۔اس دن بھی بیچ سڑک میں اسکی نظریں بھی قدموں کے سنگ تھمی تھیں اور دل نے ایک بیٹ بھی مِس کی تھی۔اسے اس

وقت یاد نہیں تھا کہ اس نے تب بن یامین سے کیا کہا بس یہ یاد تھا کہ اس کے قدم خود بخود اس محور کی جانب اٹھ گئے تھے۔اس سے کچھ قدموں کے فاصلے پر وہ جارکا اس کی نظریں مسلسل ساتھ بیٹھی لڑکی پر جبکہ مستقیم کی نظریں اس پر تھیں۔کچھ دیر بعد ایک موٹر سائیکل آئی اور وہ اس پر بیٹھ کر چلی گئی اور اس کی نظریں تب تک خالی سڑک پر جمی رہی تھیں جب تک یامین کی کرخت آواز نے اسکی محویت نہیں توڑی تھی۔اس وقت مستقیم کو جتنی بری آواز بن یامین کی لگی تھی تھی اتنی بری آواز شاید ہی اسے آج تک کسی کی لگی ہو۔

گاڑی جھٹکے سے رکی تو تمام منظر غائب ہو گئے وہ لوگ سائٹ پر موجود تھے۔

•••••••••••••••••••••••••••••

"زرش رونا بند کرو کچھ نہیں ہو گا آمنہ کو۔"کب سے روتی زرش کو دیکھتے ردا اس کے قریب آکر اسے تسلی دیتے ہوئے بولی تھی،اس لمحے اسکا اپنا دل بہت خوفزدہ تھا رہ رہ کر آنکھوں کے سامنے آمنہ کا چہرہ آرہا تھا۔تائی جان اور شبانہ بیگم پھوپھو کو مسلسل وڈیو کال پر تسلیاں دے رہی تھیں۔

"ردا! آمنہ.... وہ کیسے کڈنیپ ہو سکتی ہے؟" چہرے کو ہاتھوں میں چھپا کر وہ رہی تھی۔ ردا اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

"مجھے بھی یقین نہیں آرہا کہ وہ کڈنیپ ہو گئی۔" ردا کی آنکھوں میں پانی بھر رہا تھا۔

"ردا وہ مل تو جائے گی نا۔ مجھے ایسا لگ رہا کہ میرا دل بند ہو جائے گا۔" زرش کی بات پر ردا نے اسے نم آنکھوں سے دیکھا۔ آج پہلی دفعہ تھا کہ وہ دونوں دل میں کسی بھی قسم کا بغض رکھے بغیر اپنے کھرے جزبوں کے ساتھ ایک دوسرے کا حوصلہ بن رہی تھیں، ٹھیک ہی کہتے ہیں کسی ایک کی آزمائش میں بہت سوں کی خیر ہوتی ہے۔

"پتہ نہیں! زرش تم دعا کیوں نہیں مانگتی؟ تم تو اللہ کے قریب ہو نا۔ تم دعا کرو اللہ تمہاری سنیں گے۔" زرش نے سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ کیسے اس لمحے اللہ کو بھول گئی؟ وہ تیزی سے اٹھی اور وضو کے لیے واشروم کی جانب بڑھی۔

"مجھے معاف کرنا آمنہ! میں تمہارے لیے دعا نہیں کر سکتی۔ کس منہ سے اس لمحے اللہ سے مدد مانگوں؟ جسکی ساری عمر نافرمانی کی۔ وہ میری کیوں سنے گا؟ سب تمہارے لیے کچھ نا کچھ کر رہے ہیں آمنہ، سوائے میرے۔ میں کچھ نہیں کر سکتی۔

www.novelsclubb.com

کاش میں کچھ کر سکتی۔" آنکھوں سے پھسلتے آنسوؤں کو اس نے بے دلی سے صاف کیا۔

•••••••••••••••••••••••••

وہ جیسے ہی گھر داخل ہوا تو امی کے رونے کی آواز نے اس کے قدموں کو زنجیر کیا تھا۔ سائیکل کو ایک طرف کھڑا کر کے وہ جھکے سر کے ساتھ اندر آگیا تھا۔ سارہ بیگم سجدے میں سر رکھے رو رہی تھیں۔

"امی!" کچھ لمحے اپنی نم آنکھوں سے انہیں مسلسل سجدے میں روتا دیکھ کر وہ بے بس سا ان کے قریب پیروں کے بل بیٹھا تھا۔

"آمنہ آگئی؟" سارہ پھوپھو نے تیزی سے سجدے سے اٹھ کر احمد کے پیچھے خالی دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے بے تابی سے پوچھا تو احمد نے مجرموں کی طرح نفی میں سر ہلا دیا۔

"پولیس اور بابا انکے پیچھے ہی ہیں انہیں ٹریس کیا جا رہا ہے... آپی جلد مل جائے گیں۔" پتہ نہیں وہ انہیں تسلی دے رہا تھا یا خود کو؟ احمد رندھی ہوئی آواز میں بولا تو سارہ پھوپھو نے اسکی سرخ آنکھیں دیکھیں۔

www.novelsclubb.com

"ہاں وہ مل جائے گی، مجھے یقین ہے اللہ پر، میری آمنہ کو کچھ نہیں ہوگا وہ مل جائے گی، اسکی حفاظت میں نے اللہ کو سونپ دی ہے اللہ اسے محفوظ رکھیں گے۔" خود کو یقین دلاتے ہوئے وہ ایک بار پھر نمازِ حاجت کی نیت باندھ چکی تھیں۔ احمد لاؤنج سے نکل گیا۔ اور گراج کی سیڑھیوں پر بیٹھ گیا۔ اکیلے ہوتے جیسے ہی حوصلہ ٹوٹا تو چہرے کو ٹانگوں میں چھپا کر ہچکیاں لیتا رو دیا، وہ اپنی بہن کو نہیں بچا پایا... بھائی تو محافظ ہوتے ہیں وہ کیسا محافظ تھا جو اپنی بہن کی حفاظت نہیں کر سکا؟

کیا واقعی باپ اور بھائی محافظ ہوتے ہیں؟ اگر وہ محافظ ہوتے ہیں تو وہ تب کہاں ہوتے ہیں جب انکی بیٹیوں اور بہنوں کو انکی ضرورت ہوتی ہے؟ وہ تب ہی ساتھ کیوں نہیں ہوتے جب انہیں ضرورت ہوتی ہے؟

••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

دوپہر سے شام ہو گئی اور شام سے رات.... ایک ایک سیکنڈ ایک گھنٹے کی مانند محسوس ہو رہا تھا۔

اس اندھیر کمرے کے خشک اور بوجھل سکوت میں گہرے سانس بھرنے کی مدھم آواز ابھر رہی تھی۔ اسے اپنے ارد گرد موت سی خاموشی محسوس ہو رہی تھی۔

متورم آنکھوں کی بند پلکوں کو اس نے کھولنے کی کوشش کی تو پلکوں پر منوں کا بوجھ محسوس ہوا۔ مدھم کراہوں کے ساتھ اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی، تو آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ گئی۔ اپنے ڈھلکے ہوئے سر کو اٹھا کر اس نے آنکھیں کھولیں تو ہر منظر دھندلایا ہوا محسوس ہوا۔ ارد گرد کے ماحول کو دیکھ کر اس کے چہرے پر تاریکی پھیل گئی۔ وہ ساکت نظروں سے یک ٹک سامنے دیکھ رہی تھی۔ اسکا وجود ٹھنڈے فرش پر پڑا تھا۔ اس کی زبان گنگ ہو گئی تھی اور آنکھیں.... کیا نہ تھا ان آنکھوں میں خوف، وحشت اور موت کی سی خاموشی۔ کچھ لمحے یوں ہی بیٹھے رہنے کے بعد اسکا دماغ جاگتا گیا اور پچھلے منظر تازہ ہوتے گئے۔ اس نے احمد کو سائیکل پر آتے دیکھا تھا۔ اسی وقت سامنے آکر رکتی وین کا دروازہ کھلا اور ایک ہاتھ اسے اندر کھینچ کر لے گیا۔ اسے ابھی یہ ہی سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے، جب اسکی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اسکے ہاتھوں کو بھی باندھنے کی کوشش کی جا رہی تھی، یہ سب اتنی جلدی اور تیزی سے ہوا تھا کہ وہ کوئی رد عمل نہ دے سکی۔

www.novelsclubb.com

"ہاتھ مت لگاؤ! کون ہو؟... چھوڑو مجھے۔" جیسے ہی اسے سمجھ آئی اس نے چیخنا اور ہاتھ پاؤں مارنا شروع کر دیے، مسلسل چیختی چلاتی وہ بری طرح مچلتی ان کے بازوؤں کی گرفت سے نکل بھاگنا چاہتی تھی تب ہی ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے کو سرخ اور کان کو سن کر گیا۔ یہ ہی لمحہ تھا جب وہ کمزور پڑی تھی اور اسی لمحے اس کے ہاتھوں کو باندھ دیا گیا تھا۔ جیسے جیسے وین مسافت تہہ کر رہی تھی اس کا جسم ساکت ہوتا جا رہا تھا۔

"پولیس ہمارا پیچھا کر رہی ہے۔" اس کے کانوں میں ایک جملہ گونجا تھا اور ایک امید بھی۔

"گاڑی کو جنگل کی طرف لو۔ وہاں ہم گاڑی بدلیں گے ہماری گاڑی پولیس کی نظروں میں آگئی ہے۔" یہ آواز اس کے قدموں تلے سے زمین کھینچ کر لے گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"فرح؟" آمنہ نے ایک بار پھر خود کو چھڑوانا چاہا۔ اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی اسی وجہ سے وہ کچھ دیکھ نہیں پا رہی تھی۔ وین ایک جگہ رکی تھی۔ اسے وین سے اتارا گیا اور دوسری گاڑی پر بیٹھنے کے لیے لے جایا جا رہا تھا جب اس نے

اس کو بازو سے پکڑے آدمی کے بازو پر دانت گاڑ دیئے تھے۔اس کے دندی کاٹنے پر وہ انسان جہاں چیخا تھا وہیں وہ کسی بھی سمت اندھا دھند بھاگی تھی۔اپنے بندھے ہاتھوں سے ہی اس نے آنکھوں کی پٹی کھول لی۔یہ اچھا تھا کہ اس کے ہاتھوں کو پیچھے کی جانب کی بجائے آگے کی جانب باندھا گیا تھا۔حواس باختہ سی وہ بھاگی تھی۔ وہ جس حد تک اور جس رفتار سے بھاگ سکتی تھی وہ بھاگ رہی تھی۔اسکا پیچھا کیا جارہا تھا۔وہ جنگل کے وسط میں کھڑی اِدھر اُدھر اپنے لیے جائے پناہ ڈھونڈ رہی تھی لیکن ذہن تھا کہ منجمند سا ہو گیا تھا۔چند لمحے سانس بحال کر کے وہ ایک سمت کی طرف پھر سے بھاگی وہ لوگ اب تک اس کا پیچھا کر رہے تھے اس نے اپنی رفتار بڑھالی۔اسے کہیں قریب سے گاڑیوں کے ہارن کی آواز آئی یقیناً مین روڈ قریب تھا اس کے دل میں ایک موہوم سی امید جاگی۔فرار کا راستہ نظر آیا تھا اس کی رفتار مزید بڑھ چکی تھی۔وہ جنگل کے گہرے درختوں سے سڑک کے قریب پہنچی اور وہیں اسے دور پولیس کی گاڑیاں نظر آئی تھیں۔اور پولیس کے ساتھ.... کیا وہ کوئی معجزہ تھا یا نظروں کا دھوکہ... لیکن پولیس کے ساتھ ہی اس کے والد کھڑے

تھے۔ کیا قسمت یوں بھی مہربان ہوتی ہے؟ متورم چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھری تھی۔ موت کو نئی زندگی ملی تھی۔

"بابا! با...." وہ وہیں سے چیخی تھی اور وہیں اسکی چیخ کا گلہ دبا دیا گیا۔ شاید قسمت ابھی مہربان ہونے کو تیار نہیں تھی۔ پولیس کی دو گاڑیاں جنگل کی جانب بڑھ گئیں۔ قاسم صاحب بھی ایک گاڑی میں بیٹھ کر پولیس کے پیچھے گئے۔ وہاں ناقہ بندی کی گئی تھی۔ کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے ایک درخت کے پیچھے چھپا لیا تھا۔ وہ ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہی تھی خود کو چھڑوانے کے لیے۔ اسکے والد کی گاڑی دور جا رہی تھی اور اسکی خود کو چھڑوانے کی کوششیں دم توڑ رہی تھیں۔

"وہ اپنے محافظ کے اتنا قریب تھی، کیسے اسکا محافظ، اسکی آخری امید اس جانب دیکھے بغیر واپس چلا گیا؟"

www.novelsclubb.com

گاڑیاں نظروں سے اوجھل ہو گئیں اور وہ بے سدھ سی ہوش سے بیگانا ہو گئی۔

••••••••••••••••••••••••••

اسکی آنکھ کھلی تو سامنے والے کو دیکھ کر دل چاہا کہ اسکا منہ نوچ لے۔ فرح سامنے صوفے پر بیٹھی مسکرا رہی تھی۔ آمنہ نے خود کو کرسی پر بندھا پایا تو نفرت سے فرح

کی جانب دیکھا۔ وہ ایک جھٹکے سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتی حلق کے بل چلانے لگ گئی۔

"ویلکم ڈئیر آمنہ! تمہیں یہاں اس جگہ دیکھنے کے لیے پورے دو سال انتظار کیا ہے۔ اور دیکھو انتظار کا میٹھا پھل، آج تم میرے سامنے ہو۔" چہرے پر تمسخرانہ مسکراہٹ سجائے وہ بولی۔

"چھوڑو..... چھوڑو..... کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا؟... کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ ایسے؟.... تم تو... تم تو میری دوست تھی۔" وہ تکلیف اور دکھ سے چیخ اٹھی۔ اسکے انداز میں جہاں نفرت تھی وہیں بے بسی بھی تھی۔ اسکی چیخ پر فرح کا فلک شگاف قہقہہ گونج اٹھا۔ وہ صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب آئی تھی۔ کچھ لمحے نفرت بھری نظروں سے آمنہ کو دیکھنے کے بعد دانت پیستے ہوئے اس کے بالوں کو مٹھی میں لے کر اسے دبوچا، ایک جھٹکا اسکی گردن کو پڑا اور اسکا چہرہ اوپر فرح کی جانب اٹھا۔ وہ اسکے چہرے پر جھکی زہریلے سانپ کی طرح پھنکاری تھی۔

"تمہارا قصور یہ ہے آمنہ بی بی کہ مجھے تم جیسی احسان فراموش لڑکی پر دو سال ضائع کرنے پڑے، حارث کی وجہ سے تم سے اتنا عرصہ دوستی کا ڈرامہ نبھایا۔ شروع میں

www.novelsclubb.com

ہی تمہیں اپنے طریقے سے ڈیل کرتی تو آج تم جیسی ٹکے کی لڑکی مجھے اتنی باتیں نہ سناتی۔" وہ بے بس سی خود کو چھڑوا بھی نہیں پا رہی تھی۔

"حا.... حارث بھی اس سب میں شامل ہے؟" اس نے حیرت سے پوچھا تھا۔ وہ واقعی یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ اب تک جن لوگوں میں گھری ہوئی تھی وہ اس حد تک پہنچ تھے۔ اسکے اتنی معصومیت سے پوچھنے پر وہ اس کے بال چھوڑ کر قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔

"وہ تو تمہارا بھروسہ جیت کر تمہیں اپنے بزنس پر لگانا چاہتا تھا۔ وہ تو تمہاری قسمت اچھی ہے کہ تمہیں میں نے اس وحشی سے بچا لیا۔ تم جیسی شریف گھرانے کی لڑکیوں کی عزت بہت اہم ہوتی ہے مجھے اندازہ ہے اور تم بے فکر رہنا تمہاری عزت پر میں آنچ تک نہیں آنے دوں گی۔ آخر ہم کبھی دوست رہ چکے ہیں اب میں جتنی بھی بری، اتنا تو تمہاری خاطر کر ہی سکتی ہوں۔" چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ بولتی ہوئی آمنہ کو زہر سے بھی زیادہ بری لگی تھی۔

"مجھے کڈنیپ کیوں کیا ہے تم نے؟" آمنہ پھنکاری تھی۔

www.novelsclubb.com

"ارادہ تو صرف تمہیں تمہاری بدتمیزی کا سبق سکھانے کا تھا لیکن جتنا تمہارے سو کالڈ گھر والوں نے ہمیں بھگایا ہے اب یوں تو تمہیں جانے نہیں دوں گی۔" وہ واپس صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی، گھر والوں کے ذکر پر آمنہ کا دل ویران ہو گیا اسکے گھر والے اسے ڈھونڈ رہے ہوں گے۔

"چلو تمہیں ایک کہانی سناتی ہوں۔" صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے ہوئے وہ بولی۔

"ایک لڑکی تھی انتہائی معصوم... بلکہ نہیں انتہائی بیوقوف.. نام تھا اسکا آمنہ بنتِ قاسم۔ خوبصورتی میں اس لڑکی کی کوئی مثال نہ تھی، سچ کہہ رہی ہوں بہت خوبصورت تھی بچاری (آمنہ کے نفرت سے گھورنے پر مسکرا کر اسے یقین دلاتے ہوئے بولی تھی) میں پہلی بار کالج گئی تو سینکڑوں لڑکیوں میں مجھے اسی لڑکی کی خوبصورتی نے اٹریکٹ کیا تھا۔ خوبصورتی سے تو مجھے غرض نہیں تھی کیونکہ میرا کاروبار جسم کے اعضاء بیچنا ہے.... نہ کے چہرے۔" آمنہ کو لگا جیسے اس کے جسم کا سارہ خون نچڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

"قسمت خراب اس لڑکی کی جو وہ کلاس میں میرے ساتھ آ بیٹھی۔ دو دنوں میں میری باتوں کی ایسی فین ہوئی کہ اسے کالج میں میرے علاوہ کوئی بھی نظر آنا بند ہو گیا۔" آمنہ کی آنکھ سے آنسو گرا۔ہاں وہ ہی تو تھی جس نے فرح کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا کیونکہ اسے کلاس میں سب سے کُول اور چلبلی فرح ہی لگی تھی۔

"ویسے تو کالج میں میں اپنے بزنس کے لیے لڑکیاں ڈھونڈنے ہی آتی تھی لیکن وہ لڑکی صورت کی اتنی پیاری تھی کہ میرے دل کو بھا گئی اور میں نے اسے کچھ نہ کہا۔ ہمارا ایک گروپ تھا اور اس گروپ میں میری ساتھیوں کے علاوہ اور بھی دو بیوقوف لڑکیاں تھیں نمرہ اور شاہینہ جو کہ ایک دفعہ میرے ساتھ مارکیٹ گئیں اور کبھی واپس نہیں آئیں۔انکا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ میرے دل کو آمنہ کی طرح بھائی نہ تھیں۔اور وہ آمنہ کی طرح معصومیت کا پیکر بھی نہ تھیں، میں خود معصوم نہیں ہوں لیکن مجھے معصوم لڑکیاں بہت پسند ہیں۔" آمنہ کا آنکھ سے نکلتا آنسو تھم گیا۔

"نمرہ اور شاہینہ کو تم نے...؟" تکلیف سے اس نے آنکھیں بند کیں تو آنکھوں کے سامنے دو مسکراتے چہرے گزر گئے۔

www.novelsclubb.com

"یاد ہے ایک دفعہ تم میرے کہنے پر میرے ساتھ میری کسی دوست کی پارٹی پر گئی تھی۔بس وہیں ہمارے پارٹنر حارث کا دل تم پر آگیا۔میں بھی تمہارے جسم کے اعضاء نہیں نکلوانا چاہتی تھی تو سوچا یوں ہی فایدہ اٹھایا جائے۔پر مسئلہ یہ تھا کہ تم بے شک بہت بیوقوف لیکن قسمت تمہاری بہت ہی اچھی تھی ہم جب بھی تمہارے لیے کوئی پلین کرتے تم بچ نکلتی۔ تھک چکی تھی میں تم سے اور اس حارث سے۔تو سوچا کہ ٹانگ ماروں اپنے دل میں جاگی انسانیت پر اور اپنا کام کروں اس سے پہلے کہ تم نکل جاؤ اور میں ہاتھ ہی مسلتی رہ جاؤں۔بس پھر کیا لے آئی تمہارے اعضاء نکلوانے۔"وہ آخر میں قہقہ لگا کر ہنسی تو اسکی ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی لہر سنسنی کی صورت دوڑ گئی۔اعصاب ایکدم سے ایسے بوجھ تلے دبے کہ اس کے حواس اب کھونے لگے۔وہ تکلیف سے آنکھیں موند گئی۔

www.novelsclubb.com

"میری قسمت اچھی نہیں تھی میرا محافظ اللہ تھا، مجھے معلوم بھی نہیں ہو سکا کب کب اللہ میری حفاظت کرتا رہا، وہ اللہ جس کو میں بھول گئی وہ مجھے نہیں بھولا۔"

اسکے دل کی کسی گہری تہہ سے ایک آواز ابھری تھی۔

"میرے اللہ میری حفاظت فرما!" اسی لمحے اس کے دل نے تڑپ کر اللہ کو یاد کیا تھا، اسکا محافظ صرف اللہ تھا صرف اللہ کیونکہ محافظ نہ تو کمزور ہوتا ہے اور نہ ہی اسباب کا محتاج۔

"تمہارے گھر والوں نے سارا کام خراب کر دیا۔ ناجانے کیسے پولیس ہم تک پہنچ گئی۔ بر وقت ہم نے گاڑی بدل لی ورنہ پکڑے جاتے۔ دو آدمی وین سمیت پکڑے جا چکے ہیں۔ آمنہ بی بی قسمت تو تمہاری بہت اچھی ہے اسی وجہ سے ہم بر وقت تمہارے اعضاء نہیں نکال سکتے۔ پہلے تمہیں کسی اچھی جگہ بھیجنا پڑے گا۔..." وہ ناجانے کیا کیا بولتی جارہی تھی آمنہ کچھ نہیں سن رہی تھی۔ اسکا دماغ سن ہوتا جارہا تھا اور وہ دنیا سے بے خبر ہوتی جارہی تھی۔

•••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

کھڑکی کے پاس پڑی کرسی پر وہ گم سم سی بیٹھی باہر لان میں اڑتی چڑیوں پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔ آمنہ کی گمشدگی کو تین دن گزر گئے تھے اور وہ تب سے اسی حلیے میں تھی۔ نہ نہائی تھی اور نہ بال بنائے تھے۔ بس یوں ہی گھر کے مختلف کونوں میں بھٹکی ہوئی روح کی طرح گھومتی رہتی۔

"مائرہ کب واپس آرہی ہے؟ چار دن ہو گئے وہ تو وہاں جا کر پکی ہی ہو گئی ہے."
صوفے پر بیٹھی تائی جان فیض کو لاؤنج میں داخل ہوتا دیکھ کر بولیں۔ انہیں امید تھی کہ فیض اسے آج لے کر ہی آئے گا۔

"امی ابھی نہیں۔ آج شام چچا جان اور اوہان کی کویت کی فلائٹ ہے اور مائرہ وہیں رہے گی۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ آپ بھی ردا کے ساتھ اُدھر ہی چلی جائیں۔" ردا نے چونک کر فیض بھائی کی جانب دیکھا۔

"ہمارے گھر سے کوئی کویت نہیں جا رہا؟" ردا نے فیض کی جانب دیکھ کر سوال کیا۔

"نہیں سب کویت کیسے جا سکتے ہیں؟ چچا جان جا رہے ہیں تو بزنس کو دیکھنے کے لیے ابو کا ہونا ضروری ہے۔ اور میں بھی نہیں جا سکتا۔" صوفے پر بیٹھتے ہوئے فیض گہری سانس لیتے ہوئے بولا اتنے میں دراب بھی اپنے کمرے سے باہر آگیا۔ ردا کی نظر دراب پر گئی تو وہ بےزاریت سے نظریں پھیر گئی۔

"امی میں کل واپس جا رہا ہوں تھائی لینڈ۔" ردا نے حیرت سے دراب کی جانب دیکھا۔

"کیوں گھر کے حالات دیکھ رہے ہو؟" فیض فوراً سے بولا تھا۔

"دراب تم نے تو کہا تھا کہ ایک مہینہ رکو گے پھر اب؟" تائی جان نے ناراضگی سے پوچھا۔

"امی ضروری کام ہے تبھی جارہا ہوں۔ اور گھر کے حالات کا کیا ہے؟ میرے ہونے یا نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا۔" صوفے پر دراز ہوتے ہوئے وہ لاپرواہی سے بولا تھا، ردا کے چہرے پر غصہ ابھرا تھا۔

"اگر آمنہ کی بجائے میں اغوا ہو جاتی تب بھی آپ یہی کہتے؟" کرسی سے اٹھتے ہوئے وہ بے یقینی اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں پوچھ رہی تھی۔ تینوں نے چونک کر ردا کی جانب دیکھا۔

"اوہان پرسوں پوری رات پولیس اسٹیشن سے واپس نہیں آیا، پچھلے دو دنوں سے ہمارے گھر کا ایک فرد بھی سکون سے نہیں سویا سوائے آپ کے۔ دل ہے آپکے پاس یا سینے میں پتھر لیے گھوم رہے ہیں؟ آپ جیسے ہوتے ہیں بھائی؟" وہ چیخ رہی تھی اور دراب کے سوا تائی جان اور فیض اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

"ردا مائنڈ یور ورڈز!" تائی جان تپش سے بولی تھیں۔

www.novelsclubb.com

" کبھی اوہان اور احمد کو دیکھا ہے؟ بھائی ان جیسے ہوتے ہیں۔ بہنوں کے محافظ۔... کسی کو اپنی بہنوں کی جانب آنکھ اٹھا کر دیکھنے بھی نہیں دیتے۔ آپ کیا دوسروں کی بہنوں کو تحفظ دیں گے آپکی موجودگی سے تو کبھی آپکی بہن نے بھی دوسروں سے تحفظ محسوس نہیں کیا۔" اسکی آواز میں آنسو کی نمی زیادہ تھی وہ روتے ہوئے ہی چیخ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ دراب کا چہرہ سپاٹ تھا بغیر کوئی تاثر لیے ہوئے جیسے اس نے اسے سنا ہی نہ ہو۔ تائی جان غصے سے ردا کو پیچھے ڈانٹ رہی تھیں اور فیض انہیں چپ ہونے کو کہہ رہا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••

"نہیں ایک کام کرو یہ سارا ڈیٹا فوٹو کاپی کروالاؤ۔" ایک ورکر کو ڈاکومنٹس دیتے ہوئے اس نے بجتے فون کو اٹھایا۔ فون ابو بکر کا تھا۔ مسکراتے ہوئے اس نے کال اٹینڈ کی اور اپنے کیبن میں چلا آیا۔ دعا سلام کے بعد معمول کی باتیں شروع ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تمہیں ایک لنک شیئر کیا تھا۔ دیکھا تم نے؟" ابو بکر دوسری طرف بول رہا تھا۔ اور مستقیم نے ماتھے پر ہاتھ مارا اس نے لنک دیکھا ضرور تھا لیکن اس وقت فارغ نہیں تھا تو سوچا بعد میں دیکھ لے کہ اس میں کیا ہے۔

"بھائی وقت ہی نہیں ملا ابھی کال کے بعد دیکھتا ہوں۔"

"پتہ تھا مجھے۔ وہ فارم ہے بی-بی-اے کا، لاہور پنجاب یونیورسٹی کا ہے اس سے پہلے کہ اپلائے ڈیٹ ختم ہو، اپلائی کر دینا، یونیورسٹی تمہارے آفس سے ایک گھنٹے کے فاصلے پر ہی ہے۔" مستقیم خاموش سا ہو گیا۔

"مستقیم اس بار یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم کتنے ضدی ہو۔ تمہاری ضد کا ہمیں اندازہ ہو چکا ہے۔ اب ہماری سن لو۔" ابو بکر سنجیدگی سے بولا تھا۔

"میں سوچ رہا تھا کہ اگلے سال.."

"خدا کا نام لو مستقیم۔ تمہیں جاب کی اجازت چاہیے تھی ہم نے دی اب تمہاری ایک نہیں سننی سمجھے۔ چپ چاپ فارم فل کر کے واؤچر پے کرو۔ پیسے میں تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دوں گا اور مہربانی اس ویک اینڈ گھر چلے جانا امی بہت اداس ہیں۔" ابو بکر نے بات مکمل کر کے کال کاٹ دی۔ وہ خاموشی سے

www.novelsclubb.com

رولنگ چیئر پر بیٹھ گیا۔ وہ ابھی واقعی پڑھائی کے لیے تیار نہیں تھا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ اب وہ پڑھائی میں دل لگا بھی پائے گا یا نہیں۔

"مستقیم آج شام میٹنگ آفندی صاحب کے گھر ہو گی۔" بن یامین نے کیبن کی جانب آ کر اطلاع دی۔

"کیوں گھر کیوں وہ آفس کیوں نہیں آ رہے اتنے دنوں سے؟"

"پتہ نہیں ارسلان یا مینیجر کا ہی رابطہ ہے ان سے۔ انکا کوئی پرسنل میٹر ہو گا۔ خیر نئے جتنے ڈیزائن اپروو ہو کر تمہارے پاس آئے ہیں سب کی رپورٹ لے کر جانا۔" مستقیم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ لنک آپن کیا۔ کئی لمحے اس فارم کو دیکھنے کے بعد اس نے موبائل بند کر دیا اور اپنے کام کی جانب متوجہ ہو گیا۔

•••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

اسے اس قید میں آج تیسرا دن تھا۔ اسے نا جانے ایسی کس جگہ رکھا ہوا تھا جہاں جسم کو جما دینے والی سردی تھی۔ فرح اس دن کے بعد نہیں آئی تھی۔ ایک عورت آتی تھی اور اسے تینوں وقت کا کھانا کھلا کر چلی جاتی تھی۔ ان تین دنوں میں وہ اتنا چیخی تھی کہ اب لگتا تھا کہ گلے میں کانٹے اگ آئے ہیں۔ شدید رونے کے باعث

آنکھوں کے پپوٹے سوج گئے تھے اور اسے آنکھوں پر وزن محسوس ہوتا تھا۔اس کے چہرے کی سفید جلد نیلی ہو رہی تھی۔ جسم ٹھنڈ کی شدت کے باعث اکڑ گیا تھا۔ جبڑے بھینچے وہ فرش پر لیٹی ساکت نظریں چھت پر جمائے بے جان سی ہو گئی تھی۔

"محبت نہیں نامحرم محبت !اور یہ غلط ہے آمنہ !" دور کہیں سے ایک آواز اسکے کانوں میں گونجی۔اس نے آہستگی سے گردن موڑ کر کمرے کے چھوٹے سے دروازے کی جانب دیکھا۔

"میں فتویٰ نہیں لگا رہی۔ تم میری دوست سے زیادہ بہن ہو میں تمہیں ان تاریک راہوں سے بچانا چاہتی ہوں۔" اگلی آواز پر اسے اپنے گلے میں کانٹے چبھتے ہوئے محسوس ہوئے۔ہاتھ کو ٹھنڈے فرش پر رکھ کر وہ کہنی کے بل اٹھی اور دیوار کے سہارے ٹیک لگا کر بیٹھی، دو دنوں کی سوکھی آنکھوں میں پانی سا بھرنے لگا۔

"تم مجھے تاریک راہوں سے بچانا چاہتی تھی لیکن میں تاریک راہوں سے نکلنا نہیں چاہتی تھی۔" اسکے گلے میں آنسوؤں کا گولا پھنسا تھا۔وہ لڑکھڑاتے ہوئے بامشکل

www.novelsclubb.com

اٹھی۔آہستگی سے لڑکھڑاتے قدموں سے کمرے کے دروازے تک گئی اور اسے بجانے لگ گئی۔

"مجھے جانے دو۔۔۔ تم سب کو اللہ کا واسطہ....میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی۔پلیز فرح۔...مجھے جانے دو...میں تمہاری دوست تھی، تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو؟...کھولو دروازہ...میں یہاں مر جاؤں گی۔" وہ دروازہ بجاتی چیختی چلاتی دروازے کے ساتھ ہی زمین پر بیٹھتی گئی تھی۔دروازہ دھاڑ کی آواز سے کھلا تھا۔وہ کانپ کر پیچھے ہوئی تھی۔آنے والا کوئی اور نہیں بلکہ فرح تھی۔آتے ہی بازو سے کھینچ کر کمرے کے کونے میں پڑے بیڈ پر اسے پڑکا، وہ کراہ اٹھی۔

"اندازہ ہے تمہاری وجہ سے کتنا نقصان ہو گیا ہے میرا؟" وہ طیش سے دھاڑی تھی۔آمنہ کے آنسو تھمے تھے۔

"میں تو تمہیں معمولی خاندان کی لڑکی سمجھتی تھی لیکن تمہارے خاندان کی کتنی پہنچ نکلی...دو دنوں میں میرا سارا بزنس تباہ کر دیا۔کتنے لوگ ہمارے پکڑے جا چکے ہیں تمہاری وجہ سے۔" وہ اس کے سر پر کھڑی چیخ رہی تھی۔وہ آنسوؤں کے سنگ تیز تیز سانس لے رہی تھی اسے اب فرح سے خوف آنے لگ گیا تھا۔

"اپنے اتنے نقصان کا بدلہ میں تم سے لوں گی۔" اس نے طیش سے مٹھیاں بھینچیں۔ اسکے نقصان کا سن کر آمنہ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری، کچھ لمحے پہلے کی بے بسی ایک دم سے غائب ہو گئی۔

"تمہاری سوچ ہے کہ تم میرا کچھ بگاڑ سکتی ہو۔ وقت چل رہا ہے تمہارا جتنا اچھلنا ہے اچھل لو لیکن یہ یاد رکھنا فرعون نے آخر میں غرق ہی ہونا ہے اور موسیٰ نے دریا پار کر لینا ہے۔ ننانوے دن فرعون کے تو ایک دن موسیٰ کا ضرور آتا ہے جو ان ننانوے دنوں پر غالب آجاتا ہے۔" وہ بولی تو آواز رندھی ہوئی مگر مظبوط تھی۔ اتنے خوف میں نا جانے ہمت کہاں سے آئی تھی۔

فرح نے غصے سے اسے اسکے بالوں سے دبوچا تھا۔

"بہت زبان چل رہی ہے نا جب تمہارے چھوٹے چھوٹے اعضاء بیچوں گی تب پوچھوں گی کہ کون سا فرعون غرق ہوا اور کونسے موسیٰ نے دریا پار کر لیا۔" وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے غرائی تھی۔ اسے جھٹکے سے چھوڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتی باہر نکل گئی۔ آمنہ کا سر دیوار سے ٹکرایا تھا۔ وہ تکلیف کی شدت سے آنکھیں میچ گئی۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحوں بعد دوبارہ قدموں کی آواز آئی۔آمنہ نے آنکھیں نہیں کھولیں۔

"لو کھانا کھالو۔کھاؤ گی؟"اسکے سوال پر آمنہ نے نفرت سے آنکھیں کھولیں۔

"ہاں کھاؤں گی مگر تمہارے جنازے کا۔"وہ جل کر بولی تو فرح قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔

"رسی جل گئی پر بل نہ گیا۔بہن پھر انتظار ہی کرتی رہو بھوکی ساری عمر۔" کہہ کر وہ ڈش اٹھا کر کمرے سے چلی گئی۔واپس آئی تو ساتھ روازنہ والی موٹی عورت بھی تھی۔آمنہ نے چونک کر دیکھا اس کے ہاتھوں میں انجیکشن تھا۔اس موٹی عورت نے آکر اسکے ہاتھ جکڑے۔

"یہ...یہ کیا کررہی ہو؟"بازو پر انجیکشن لگاتی فرح کو دیکھ وہ چیخی تھی۔

"سوچا تم یہاں بور بہت ہوتی ہو تمہاری سیر کروائی جائے۔بس اسی کی تیاری ہے۔آخری بار اپنی پیاری دوست کو دیکھ لو،اس کے بعد تو شاید میدانِ محشر میں ہی مجھ سے ملاقات ہو۔"وہ کہتے ہوئے قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔

"تمہیں زرا بھی خوفِ خدا نہیں۔"وہ بے بسی سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ڈیئر آمنہ! خوف خدا تو تمہیں بھی نہیں، اگر ہوتا تو شاید آج تم یہاں نہیں ہوتی۔" تمسخر سے کہتی وہ اس عورت کے ساتھ کمرے سے نکل گئی۔ آمنہ کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگ گیا۔

"نامحرم کی محبت تاریک ہی ہوتی ہے۔ یہ ایک گہری دلدل ہے جس میں جب انسان اترتا ہے تو مکمل ڈوب کر تباہ ہو جاتا ہے۔ کوئی گناہ کتنا بھی عام ہو، رہتا وہ گناہ ہی ہے۔ میں تمہیں کچھ نیا نہیں بتا رہی یہ سب تم جانتے ہوئے فراموش کر رہی ہو صرف محبت کی خاطر۔ میری باتیں بے شک تمہیں بری لگ رہی ہوں گی لیکن صرف اتنا بتا دو کیا تمہیں اس نامحرم شخص سے اس حد تک محبت ہے کہ اس کی خاطر جہنم کی کھائی میں اتر جاؤ؟ اگر اتنی ہمت ہے تو جاری رکھو محبت اور اگر نہیں تو ابھی بھی وقت ہے اپنے قدم روک لو۔" کانوں میں گونجی آواز پر اسکی آنکھوں سے گرم سیال بہہ نکلا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے قدم روک لیے تھے اللہ!" آنسوؤں میں اسکی بے بس سی آواز ابھری۔

"لیکن میں نے اپنے گناہ کی توبہ نہیں کی۔" یہ آخری خیال ابھرتے ہی اسکا دماغ ماؤف ہو گیا اور اسکا دیوار سے لگا چہرہ ڈھلک گیا۔

•••••••••••••••••••••••••••••

تایا ابو، نعیم صاحب اور اوہان کو ائیر پورٹ تک چھوڑ آئے تھے اور اس وقت سب آفندی صاحب کے گھر موجود تھے انکا کہنا تھا جب تک نعیم صاحب اور اوہان واپس نہیں آجاتے تب تک وہ وہیں انکے گھر رہیں۔ دراب کل رات ہی چلا گیا تھا وہ سب سے مل کر گیا سوائے ردا کے۔ نیچے لنچ چل رہا تھا۔ زرش ردا کے کمرے میں سوئی ہوئی تھی اسے کل سے بخار تھا۔ ردا کمرے میں آئی تو زرش کو بیڈ پر بیٹھے پایا۔

"تم جاگ گئی ہو؟ کھانا لے آؤں؟" ردا نے سوال کیا تو زرش نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"اب تمہارا بخار کیسا ہے؟" قریب آکر اس نے اسکے ماتھے پر ہاتھ لگایا۔

"اب بھی گرم ہو۔" زرش خاموش رہی۔

"بابا وغیرہ پہنچ گئے کویت؟" زرش کے سوال پر اس نے نفی میں سر ہلا یا۔

"ابھی تک تو کوئی کال نہیں آئی۔" زرش کی نظر گھڑی پر گئی تو چار بج رہے تھے۔

"میری نماز قضاء ہوگئی مجھے جگایا کیوں نہیں؟" تیزی سے کہتی وہ بستر سے اتری تھی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن تمہیں تو بخار ہے زرش۔" ردا فوراً سے بولی۔

"تو؟" زرش نے چونک کر سوال کیا۔اسکا چہرہ سرخ تھا بخار کے باعث۔

"تو رہنے دو۔ گیزر کا کوئی مسئلہ چل رہا ہے اوپر گرم پانی نہیں آرہا ہے، ٹھنڈے پانی سے وضو کرو گی تو بخار بڑھ جائے گا۔" ردا نے ہمدردانہ مشورہ دیا۔زرش دھیما سا مسکرا دی۔

"مشقت سے کی گئی نیکی کا اپنا ہی مزہ ہے۔" مسکرا کر کہتی ہوئی وہ واشروم چلی گئی اور ردا اسکی پشت دیکھتی رہ گئی۔

••••••••••••••••••••••••••••••

ناجانے کتنے دن اور کتنی راتیں گزر گئی تھیں،اسے وقت اور لمحوں کا حساب نہیں رہا تھا۔

اسکی آنکھوں سے پٹی کھینچ کر اتاری گئی۔ کئی گھنٹوں پٹی بندھے رہنے کے باعث ایک دم روشنی کے سبب اس کی آنکھیں چندھیا گئیں،اس نے فوراً آنکھیں مینچ لیں۔ پھر آہستگی سے لرزتی پلکوں کو کھولا۔

www.novelsclubb.com

یہ ڈربے نما چھوٹا سا کمرہ تھا۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ارد گرد کا منظر دیکھ رہی تھی۔خوف اسکی ریڑھ کی ہڈی میں اوپر سے نیچے گردش کر رہا تھا۔اسے بند کرنے والے اس کوٹھڑی میں بند کر کے چلے گئے۔ہر گزرتا لمحہ ایک بھیانک خواب جیسا تھا۔

وہ دیوار کے ساتھ بنے سیمنٹ کے بیڈ پر سکڑ کر بیٹھ گئی۔کمرہ انتہائی تنگ وتاریک تھا۔

"اللہ! مجھے معاف کردیں پلیز۔پلیز اللہ مجھے بچالیں۔" چہرے کو ہاتھوں میں چھپا کر وہ روئی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کہاں تھی لیکن اتنا ضرور سمجھ گئی تھی کہ وہ کویت میں نہیں تھی۔یہاں کوئی عربی نہیں بولتا تھا بلکہ عجیب سی زبان تھی جو اس نے پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔اس جگہ کا منظر دل دہلا دینے والا تھا۔کمرے میں صرف ایک چھوٹا سرخ زیرو کا بلب روشن تھا جو منظر کو مزید خوفناک بنا رہا تھا۔

خوف کے باعث اسکا دل لرز رہا تھا اور سانس حلق میں اٹک رہا تھا۔اس ڈربے میں تین سیمنٹ کے بیڈ موجود تھے، جس میں سے ایک پر شاید کوئی سویا ہوا تھا۔کونے پر چھوٹا سا ٹائلٹ تھا۔اسکی آنکھوں میں عجیب وحشت سی تھی۔واشروم کا دروازہ

www.novelsclubb.com

کھٹ سے کھلا۔ وہ جو اپنی سوچوں میں محو تھی ایک دم ڈر سے اچھل پڑی۔ اس نے چونک کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا وہ مشرقی نقوش والی خوبصورت لڑکی تھی یا شاید وہ کسی زمانے میں خوبصورت رہ چکی تھی لیکن اب وہ قابلِ ترس تھی۔ ہڈیاں جسم سے ابھری ہوئی اور نیلی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ آمنہ کا دل خوف سے لرز گیا۔ وہ لڑکی بے زاریت سے اسے دیکھ کر اپنے بیڈ کی جانب بڑھ گئی۔ آمنہ یوں ہی ساکت کن اکھیوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ لڑکی سیمنٹ کے بیڈ پر بیٹھ گئی تو آمنہ نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا۔ وہ لڑکی اپنے بیڈ پر ہی بیٹھی آمنہ کو تکے جا رہی تھی۔ آمنہ دیوار سے ٹیک لگا کر اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپا گئی۔ وہ لڑکی اپنے بیڈ سے اٹھی اور اس کے بیڈ پر آکر بیٹھ گئی، تبھی وہ لیٹی لڑکی اٹھ بیٹھی اور وہاں نئی لڑکی کو دیکھ کر مسکرائی اور واشروم چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"دنیاوی جہنم میں خوش آمدید!" آمنہ نے چونک کر سر اٹھا کر سامنے بیٹھی لڑکی کو پھٹی پھٹی وحشت زدہ نظروں سے دیکھا جو استحزائیہ مسکرا رہی تھی۔

"پاکستان کی ہو یا انڈیا کی، یا کشمیر کی؟" آمنہ کے کچھ نہ بولنے پر اس نے اگلا سوال کیا۔

"کویت کی۔" آمنہ نے نظروں کا زاویہ اس پر سے ہٹاتے ہوئے کہا تو اس نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"عربی لگتی تو نہیں ہو اور اردو بھی بول لیتی ہو۔" وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔ جو اطمینان وہ لڑکی اپنے چہرے پر طاری کیے بیٹھی تھی آمنہ نے وہی اطمینان اس کی آنکھوں میں ڈھونڈنا چاہا جو دور دور تک نہ ملا۔

وہ بھی کیا ڈھونڈ رہی تھی اطمینان اور وہ بھی جہنم میں؟

آمنہ چہرہ موڑ گئی وہ اس وقت کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسے ہم زبان ساتھی کے ہونے سے بھی فرق نہیں پڑا تھا۔ ساتھی ہم زبان ہو یا ہم ملک جہنم میں اسکا ساتھ کبھی سکھ نہیں دیتا۔

••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

نماز کے بعد وہ جائے نماز پر ہی بیٹھی رہی۔ سر چکرا رہا تھا تو سجدے کی حالت میں چلی گئی۔ نا جانے سجدے میں ایسا کونسا کندھا میسر آتا ہے جسکے ملتے ہی آنسوؤں پر بند باندھنا ناممکن سا ہو جاتا ہے۔ ان آنسوؤں میں اتنا سکون ہوتا ہے کہ شاید ہی اتنا سکون اس نے زندگی میں کہیں محسوس کیا ہو۔ لوگ کہتے ہیں سب سے زیادہ سکون

ماں کی آغوش میں ہوتا ہے لیکن جو سکون وہ سجدے میں محسوس کر چکی تھی اسکا نعم البدل تو اسے ماں کی آغوش میں بھی نہیں ملا تھا۔وہ رو رہی تھی سجدے میں گری ہوئی ہچکیوں سے۔کب اسکی گھٹی گھٹی ہچکیاں اونچی آواز میں بدلیں اسے پتہ نہ چلا۔

"زرش...پلیز بس کر دو۔اتنامت رؤ۔" اسے اپنے کندھوں پر کسی نرم لمس اور ردا کی آواز کا احساس ہوا تھا تو اٹھ بیٹھی اور آنسو صاف کیے۔ردا جائے نماز کے قریب ہی کارپٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ظہر کے بعد اوہان اور نعیم صاحب وہاں پہنچ چکے تھے۔آج ہی اس اڈے پر پولیس پہنچ گئی جہاں آمنہ کو رکھا گیا تھا اس گینگ کی سرغنہ فرح کے علاوہ سب پکڑے گئے تھے۔انہیں صرف اتنا معلوم ہو پایا تھا کہ فرح آمنہ کو لے کر ملک سے باہر بھاگ گئی ہے پر کس ملک یہ معلوم نہیں ہو پایا تھا۔اس خبر پر سارہ پھوپھو کی ساری ہمتیں ٹوٹ گئیں اور انہیں ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا۔وہ اس وقت کویت کے ہسپتال میں تھیں۔یہ تمام خبریں یہاں پاکستان میں سب پر قیامت کی طرح ٹوٹی تھیں۔آمنہ کے ملنے کی آخری امید بھی ختم ہو گئی تھی۔اب اسے ڈھونڈنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا۔

"اب آمنہ کبھی نہیں مل پائے گی؟"زرش کو مایوسی میں ڈوبی ہوئی ردا کی آواز سنائی دی،وہ خاموش رہی۔

"اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں کبھی آمنہ کو جانے نہ دیتی.."ردا بہت کچھ بول رہی تھی لیکن زرش کا دماغ سن سا ہو گیا تھا۔

"مایوسی کفر ہے اور اس لمحے مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم سب اس کفر کی لپیٹ میں آ رہے ہیں۔اللہ ہمیں اس مایوسی میں کوئی امید دکھا۔"جائے نماز پر نظریں جمائے اس نے دل ہی دل میں اللہ کو پکارہ۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••

گیٹ پر ہارن دیا گیا اور گیٹ کے کھلتے ہی گاڑی اندر داخل ہوئی۔ مستقیم پیسنجر سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ پیچھے ارسلان کے علاوہ کمپنی کے مینیجر تھے۔گھر سے ایک نوکر آیا اور ان تینوں کو ڈرائنگ روم کی جانب لے گیا۔ مینیجر آگے آگے تھا جبکہ وہ دونوں پیچھے۔انہیں دیکھتے ہی لاؤنج میں موجود شخص کے قدم تھم گئے۔

www.novelsclubb.com

"جبرائیل؟" مستقیم نے کسی نسوانی آواز میں جبرائیل صاحب کا نام سن کر چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا لیکن کوئی نہیں تھا۔ وہ اپنا وہم سمجھتے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل ہو گئے۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد آفندی صاحب کمرے میں داخل ہوئے۔ مستقیم کو وہ کافی بجھے بجھے لگے تھے۔ تقریباً دو گھنٹے تک وہ پروجیکٹ کی ڈیٹیل سنتے اور انہیں کام اسائین کرتے رہے، زیادہ کام مینیجر اور ارسلان کا تھا۔

"اور ارسلان سارے ڈاکومنٹس کو ٹی سی ایس مت کروانا۔ یہ ڈاکومنٹس بہت اہم ہیں میں رسک نہیں لینا چاہتا۔ ایک کام کرنا تم خود... بلکہ نہیں مستقیم بیٹا آپ اسے پہنچاؤ گے۔" مستقیم کے نام پر ارسلان کے ماتھے پر بل پڑے تھے، اس نے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں اب آفندی صاحب اس سے زیادہ مستقیم پر بھروسہ کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"لیکن سر آج سے پہلے تو کانفیڈینشیل فائلز میں ہی ڈیلور کرتا..." ارسلان بولتے بولتے آفندی صاحب کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر خاموش ہو گیا۔ آفندی صاحب نے مستقیم کو خاص ہدایات کے ساتھ سب سمجھا دیا۔ میٹنگ مکمل ہوتے ہوتے تقریباً

شام ہی ہو گئی تھی۔ آفندی صاحب نے انہیں ڈنر تک رکنے کا کہا لیکن انکے مینیجر نے منع کر دیا۔

وہ باہر گاڑی تک آ گئے۔ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہی مستقیم کی نظر سیدھی ٹیرس پر گئی تھی۔ جہاں وہ کھڑی تھی سر پر دوپٹہ نماز کے سٹائل میں لپیٹے چہرہ آسمان کی جانب اٹھائے، آنکھیں بند کیے۔ مستقیم چند لمحوں کے لیے رکا پھر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ گاڑی سٹارٹ ہوئی تو ٹیرس پر کھڑی زرش نے چونک کر گراج کی جانب دیکھا اور گاڑی میں انجان شخصیات کو دیکھ کر تیزی سے ٹیرس سے ہٹتی اندر کی جانب چلی گئی۔ گاڑی کے اندھیرے میں بیٹھا مستقیم اسکے اس انداز پر مسکرایا۔ گاڑی چلی اور گھر سے باہر نکل گئی۔

زرش کمرے میں آ کر بیٹھ گئی۔ اسکی عادت تھی کھلے آسمان تلے کھڑے ہو کر اللہ کو اپنے دل کا حال بتانے کی۔ آج بھی بخار کے ختم ہونے پر وہ ٹیرس پر نکل کر اللہ سے محوِ گفتگو تھی۔ دل اس قدر بے چین تھا کہ کہیں بھی سکون میسر نہیں تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

اسے یہاں آئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا اسے دو وقت کا کھانا ملتا تھا۔ یہاں اور بھی بے شمار کمرے تھے جہاں اور بھی کئی لڑکیاں، بچے اور بڑی عمر کے لوگ بھی موجود تھے، اور سب کے سب بری حالت میں تھے۔ دن کے وقت ان تمام لوگوں کو ایک بڑے حال نما کمرے میں اکٹھا کر دیا جاتا تھا جہاں ان سے مختلف قسم کے کام کروائے جاتے تھے۔ آمنہ کو سلائی کڑھائی نہیں آتی تھی تو اس سے پتھر تڑوائے جاتے تھے، جو کہ بہت مشکل تھا تین دنوں میں ہی اس کے ہاتھوں میں چھالے بن گئے تھے۔ پہلے وہ سارا سارا دن روتی رہتی یا سوتی رہتی لیکن جب سے کام شروع کروایا تھا وہ اتنا تھک جاتی تھی کہ مشکل سے ہی کچھ سوچنے یا رونے کا وقت ملتا۔ اس وقت تھک ہار کر اکیلی اس کوٹھری میں بیٹھی وہ اپنے گھر والوں کو یاد کر کے رو رہی تھی جب وہ لڑکی کھانا لا کر اسکے سامنے آ بیٹھی، تیسری لڑکی سے اسکا زیادہ آمنا سامنا نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ انکی زبان سے واقف نہیں تھی لیکن فرق صرف زبان کا نہیں تھا بلکہ عمر اور رویے کا بھی تھا، وہ تقریباً تیس سالہ عام سے نقوش والی لیکن انتہائی کرخت سی تھی۔ انہیں کام کے بعد انکی کوٹھریوں میں بند کر دیا جاتا تھا۔ کام کے دوران کسی کو کسی سے بات کرنے کی اجازت نہیں تھی اسی لیے نہ اس نے کسی

www.novelsclubb.com

سے بات کی تھی، نہ کسی اور نے اسے بلانے کی زحمت کی تھی۔ وہاں موجود لوگ انتہائی بے بس اور لاغر تھے ان میں زیادہ لڑکیاں تھیں۔ سب کے وہاں پہنچنے تک کی دردناک کہانیاں تھیں۔ سب کی آنکھوں کی جوت بجھی ہوئی تھی۔

"کب تک روتی رہو گی؟" اس نے بے تاثر سے انداز میں پوچھا تھا۔ آمنہ نے نظریں اٹھائیں اور سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا جس کی آنکھیں بے تاثر تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اسکی آنکھوں کا تاثر بہت پہلے مر چکا ہو۔

"جب تک یہاں سے نکل نہیں جاتی۔" اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے وہ بولی تو سامنے بیٹھی لڑکی ہنس دی نا جانے کیا تھا اس کی ہنسی میں بے بسی، تمسخر یا سپاٹ پن؟

"دنیاوی جہنم میں بس ایک ہی فرار کا راستہ ہوتا ہے اور وہ ہوتا ہے موت، کر لو خودکشی اگر تمہیں اس کمرے میں ایک بھی خودکشی کے لیے استعمال ہونے والا آلہ مل جائے تو۔" کندھے اچکا کر وہ بریڈ کھاتے ہوئے بولی۔ آمنہ نے نظریں اِدھر اُدھر دوڑائیں تو واقعی وہ کمرہ بہت سمجھداری سے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ لوہے کی کوئی

www.novelsclubb.com

چیز وہاں موجود نہ تھی اور نہ کسی قسم کی اونچائی یا چھت پر کوئی پنکھا۔ یہاں تک کہ کھانا بھی ڈسپوزیبل برتنوں میں ملتا تھا۔

"اگر خودکشی کا طریقہ مل بھی جاتا تب بھی میں خودکشی نہ کرتی، میں مسلمان ہوں۔" آمنہ کی بات پر اسکا بریڈ لیے منہ تک جاتا ہاتھ تھما تھا۔

"کیوں؟" اس نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"کیونکہ اسلام میں خودکشی حرام ہے۔" آمنہ نے اس پر جیسے انکشاف کیا۔ آمنہ نے بھی بریڈ کی جانب ہاتھ بڑھایا۔ اتنی گھٹیا بریڈ تو وہ کبھی کسی جانور کو بھی نہ کھلائے جو یہاں روکھی سوکھی کھانی پڑتی تھی۔

"اوہ خودکشی حرام ہے تو کیا ماں باپ کی آنکھوں میں دھول جھونک کر نامحرم دوستی جائز ہے۔" آمنہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اتنا تو میں جانتی ہوں کہ یہاں ہر لڑکی نہیں لائی جاتی، اس جگہ پر پچھلے کئی مہینوں سے ہوں۔ اس کمرے میں کئی لڑکیاں آئیں اور گئیں ان سب کی کہانیوں سے اتنا اندازہ تو ہو گیا کہ یہاں آنے والی لڑکیوں نے خود عزت پر رسوائی کو ترجیح دی ہوتی ہے۔ جنت پر جہنم کو ترجیح دینے والی وہ خود ہوتی ہیں میری طرح۔ تم بھی یقیناً نہی

میں سے ایک ہو۔ یہاں آنے والی لڑکیاں خود حلال پر حرام کو ترجیح دیتی ہیں۔اور یہاں آنے والی کسی لڑکی کو یاد نہیں ہوتا کہ خودکشی حلال ہے یا حرام۔ یہاں آنے والیوں میں آزادی کے خواب دیکھنے والی نہیں بلکہ موت کے خواب دیکھنے والی ہوتی ہیں۔" بریڈ آمنہ کے حلق میں پھنسا تھا۔اس سے غلطی ضرور ہوئی تھی لیکن اس نے جہنم کو نہیں چنا تھا اسنے کچھ غلط ہونے سے پہلے ہی قدم روک لیے تھے.... پھر اسکی قسمت اسے کیسے یہاں لا سکتی تھی؟ اسکے چہرے کے تاثرات نے اس لڑکی کے خیالات کی تصدیق کی تو تمسخرانہ انداز میں ہنس دی۔

گیلری میں بے ہنگم سا شور اٹھا تھا۔

ہر طرف ہل چل سی مچ گئی آمنہ نے خوف سے بند دروازے کی جانب دیکھا۔

لڑکیاں چیخ چلا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ... یہ کیا ہو رہا ہے؟" وحشت زدہ نظریں دروازے پر جمائے وہ تیزی سے کھڑے ہوتے بولی تھی۔ کام کے وقت انکا آنا معمول تھا لیکن رات کے اس وقت؟ تیسری لڑکی اپنے بیڈ پر سوئی ہوئی تھی شور سے ایک دم اٹھ بیٹھی۔

"بیٹھ جاؤ! عادت ڈال لو ان آوازوں کی۔" بریڈ کھاتی وہ اطمینان سے بولی۔

"یہ ہو کیا رہا ہے؟" آمنہ کے آنسو بہنے لگے تھے۔

"پہلے کھانا کھالو پھر بتاتی ہوں۔" آمنہ کا ہاتھ تھام کر اس نے اسے واپس بٹھایا تھا۔

آمنہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹک گیا تھا۔ وہ لڑکی بھی سونے کے لیے دوبارہ لیٹ چکی تھی۔ جیسے اسکے لیے بھی یہ معمول ہو۔

"یہاں کیا کرتے ہیں یہ لوگ؟" خوف سے آمنہ کی بھوک مر گئی تھی۔

"جسم کے اعضاء بیچتے ہیں۔" اس لڑکی نے درشت لہجے میں کہا۔ آمنہ کا وجود خوف سے کانپ گیا۔ وہ خوف سے دہل گئی تھی۔

"ٹینشن مت لو! تم نئی ہو جلدی باری نہیں آئے گی تمہاری۔ تم سے پہلے ایک لمبی لائن موجود ہے۔ دعا کرو تمہارے پیچ کا کبھی آرڈر نہ آئے اور تم بھی میری طرح مہینوں جیو اس جہنم میں۔" آمنہ کی روح کانپ گئی۔ وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر ہچکیاں لے لے کر رو دی۔

"میرا گناہ اتنا بڑا نہیں تھا جتنی بڑی مجھے سزا سنائی گئی ہے۔" ہچکیوں کے درمیان وہ بولی تھی۔ اس لڑکی نے ایک نظر اسے دیکھا اور آمنہ کی بچی بریڈ سائڈ پر رکھ دی۔

اور اسکے ساتھ ہی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ تقریباً آدھا گھنٹا اسے روتا رہنے دینے کے بعد وہ بولی۔

"مجھے بھی یہ ہی لگتا تھا کہ میرا گناہ اتنا بڑا نہیں جتنی بڑی مجھے سزا ملی ہے۔" اسکے چہرے پر تکلیف کے کئی اثرات رقم تھے۔ آمنہ کے آنسو اب ختم ہو گئے تھے۔ آخر کتنا رو لیتی؟

"گناہ بڑا یا چھوٹا نہیں ہوتا بلکہ گناہ خدا کی نافرمانی ہوتا ہے۔ اور خدا کی نافرمانی کی جتنی بھی بڑی سزا ملے وہ کم ہی ہے۔" بستر پر سوئی لڑکی اٹھ کر تلخ مسکراہٹ لیے ہوئے بولی تو آمنہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا، اسے تو اردو نہیں آتی تھی پھر؟ اس لڑکی کی مردہ آنکھوں میں کئی منظر ابھر کر ڈوب رہے تھے۔

"اور آہستہ بولو مجھے سونے دو۔" دونوں کو گھور کر ایک نظر دیکھ کر لیٹتے ہوئے وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے تو کہا تھا کہ یہ لڑکی اردو نہیں جانتی؟" آمنہ نے علیزے سے سوال کیا۔

"مجھے تو ایسا ہی لگا تھا، تم سے کچھ دن پہلے ہی آئی تھی اور یقین جانو تب سے یہ اسکی پہلی بات تھی جو اس نے ٹوٹی پھوٹی اردو میں کی ورنہ کوئی اور عجیب سی زبان بولتی

ہے، مجھے لگا کہ اسے اردو نہیں آتی ویسے بھی یہاں پاکستانی کم غیر ملکی زیادہ ہیں۔"
علیزے کی بات پر وہ خاموش ہو گئی۔

"تم بریڈ تو کھاؤ۔" علیزے نے اسکا دھیان اسکی بریڈ کی جانب مبذول کروایا۔

"اس بریڈ سے زیادہ مٹھی بھر مٹی کھانا آسان ہے۔" آمنہ نے ہاتھ میں تھامی بریڈ کو دیکھ کر نفرت سے کہا تو علیزے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"مجھے کبھی کوئی لڑکی خود سے زیادہ قابل رحم نہیں لگی لیکن تم لگتی ہو۔ تمہیں دیکھ کر مجھے اپنی چھوٹی بہن یاد آتی ہے۔" وہ سر جھکائے کہہ رہی تھی آمنہ نے اسکی جانب دیکھا اسکا لہجہ زکام زدہ لگ رہا تھا۔

"اسے ہمیشہ ہی میرے ہر کام سے اختلاف ہوتا تھا۔" وہ بولی تو آنکھوں سے آنسو لڑھک کر اسکی گود میں گرے۔ پچھلے ہفتے سے آمنہ آج پہلی بار اسے روتا دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ کہتی تھی کہ خدا کسی کو میری جیسی بہن نہ دے۔ انتہا کی نفرت تھی اسے مجھ سے..... یا شاید میرے گناہوں کی تاریکیوں سے۔" آمنہ دم سادھے یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔

"میرا نام علیزے ہے۔پاکستان کے کراچی کے متوسط طبقے کے رہائشی علاقے کے معمولی سے خاندان سے میرا تعلق ہے۔ چھوٹا سا خاندان تھا ہمارا۔ماں باپ کے علاوہ ہم دو بہنیں۔دو کمروں کے گھر کی غربت سے میں تنگ آچکی تھی۔اڑنا چاہتی تھی بہت اونچا۔امیر ہونا چاہتی تھی بہت امیر۔کچھ اور تو کر نہ سکی لیکن لڑکوں سے دوستی کر کے بہت فائدہ ہوا۔جو چیزیں مجھے اپنی دسترس سے دور لگتی تھیں،اب وہ دسترس میں محسوس ہونے لگی تھیں۔" آنکھیں بند کیے وہ بول رہی تھی تو رندھی آواز میں لرزش واضح تھی،آج وہ پہلی بار آمنہ کو اپنی کہانی سنا رہی تھی۔

"ایک شخص زندگی میں ایسا آیا کہ لگا اب یہ غربت ہمیشہ کے لیے ختم۔میں گھر سے بھاگ گئی اس کے ساتھ اور...." اسکی آواز دم توڑ گئی تھی۔وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔آمنہ نے ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیا اور اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکا۔

"اور یہ جہنم میرا مقدر بن گئی۔" آمنہ نے نہ اسے چپ کروایا نہ کوئی تسلی دی۔وہ وہیں دیوار سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گئی،علیزے بھی رو رو کر چپ ہو گئی۔وہ اٹھ کر اپنے پلنگ پر چلی گئی تو آمنہ بھی اپنے پلنگ پر لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کاش اگلی صبح نہ ہو۔ ہزاروں لوگ ایک رات میں نیند میں مر جاتے ہیں۔ کاش وہ بھی مر جائے۔ کاش کل کا سورج طلوع ہی نہ ہو اور قیامت آ جائے۔ کاش وہ آنکھیں بند کرے تو اسکی صبح اسکے گھر اپنے بستر پر ہو۔ اور یہ ایک بھیانک خواب ہو جو بس اب ختم ہو جائے۔" بہت سی کاش تھیں اس وقت آمنہ کے پاس لیکن وہ کاش ہی کیا جو پوری ہو جائے؟

••••••••••••••••••••••••••••••

زندگی روٹین کی طرف لوٹ آئی تھی۔ اوہان اور نعیم صاحب سارہ بیگم کو ساتھ لیے پاکستان لوٹ آئے تھے۔ احمد نہیں آیا تھا۔ اسکا کہنا تھا اگر وہ چلا گیا تو آمنہ کو کون ڈھونڈے گا؟ وہ وہیں اپنے والد کے ساتھ گھر رک گیا تھا، تمام گواہوں اور شواہد سے ثابت ہو چکا تھا آمنہ کو ملک سے باہر سمگل کر دیا گیا تھا لیکن احمد وہ واحد انسان تھا جسے اس بات کا یقین تھا کہ اسکی بہن کویت میں ہی تھی اور وہ اسے ڈھونڈ لے گا۔ چاہے اسکے لیے اسے اپنی آخری سانس تک ہی انتظار کیوں نہ کرنا پڑے۔

زرش کالج سے باہر آئی اور ویٹنگ ایریا میں آ کر بیٹھ گئی۔ اسے نعیم صاحب نے لینے آنا تھا۔

www.novelsclubb.com

ویٹنگ ایریا میں رش تھا تو وہ تھوڑا فاصلے پر بنے بینچ پر جا کر بیٹھ گئی۔ وہاں پہلے سے ہی کوئی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی زرش کو غور کرنے پر وہ کافی جانی پہچانی لگی۔

"آپ یہاں کسی کا انتظار کر رہی ہوتی ہیں؟ میں نے پہلے بھی ایک دو بار آپ کو یہاں بیٹھے دیکھا تھا۔" زرش کے سوال پر اس لڑکی نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

"ہاں انتظار کر رہی ہوتی ہوں میں یہاں کسی ایسے کا جس نے کبھی لوٹ کر نہیں آنا۔" زرش نے اسے چونک کر دیکھا۔

"سب کہتے ہیں زرفشاں پاگل ہے۔" وہ ہنسی تھی۔ زرش نے تعجب سے اسکی جانب دیکھا۔

"اسکی واپسی مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں۔ میں انتظار کر رہی ہوں شاید اسے زرفشاں پر ترس آجائے.... شاید اسے یاد آجائے کہ کوئی زرفشاں اس سے بہت محبت کرتی تھی.. اور شاید وہ لوٹ آئے۔ لیکن نہیں یہ ممکن نہیں۔"

"بہت محبت کرتی ہو؟" زرش کو اس لمحے نا جانے کیوں آمنہ یاد آئی تھی۔ اس کے افسوس سے سوال کرنے پر اس نے عجیب نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! محبت ہی تو نہیں رہی۔ محبت تو اسی دن مر گئی تھی جب اس نے زرفشاں کو...اور زرفشاں کے ماں باپ کو... اس نے رسوا کر دیا۔.... محبت تو مر گئی۔ میرے دل میں اسکے لیے صرف اور صرف نفرت کا جذبہ ہے۔ وہ اس قابل بھی نہیں کہ اسے نفرت کا جذبہ بھی دیا جائے وہ تو اس قابل ہی نہیں کہ میرے کسی بھی جزبے کی ملکیت حاصل کرے لیکن کیا کروں کبھی اسے دل کے بہت اونچے مقام پر بٹھایا تھا۔ کیسے نکالوں دل سے، کیسے نکالوں دماغ سے؟" زرش نے تاسف سے اس چودہ سالہ بچی کو دیکھا۔ کوئی توقع کر سکتا تھا اتنی سی بچی کے منہ سے ایسی باتوں کی؟

"اس نے ہمیں برباد کر دیا۔ ہمارے گھر کو ویران کر دیا۔ میری ماں کو وہ کھا گئی۔ وہ سب برباد کر گئی۔ وہ ہمیں رسوا کر گئی۔ میرا دل چاہتا ہے کہ وہ مجھے کبھی ملے تو میں اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں۔ کبھی دل چاہتا ہے کہ اس کے ٹکڑوں کو کسی چیل کو کھلا دوں لیکن نہیں میں اسکے ٹکڑوں کو کسی چوک پر لٹکاؤں گی۔ تاکہ وہ گھر سے بھاگنے والی لڑکیوں کے لیے عبرت کا نشان بنے، تاکہ وہ بدکردار عورتوں کے لیے

www.novelsclubb.com

عبرت بنے۔" اسکے لفظوں سے زیادہ نفرت اسکے لہجے اور چہرے پر تھی۔ زرش دنگ سی اسے دیکھ رہی تھی۔

"کس کی بات کر رہی ہو؟"

"ایک بدکردار لڑکی کی۔ جو اپنے ماں باپ کی سالوں کی کمائی گئی عزت کو ٹھوکر مار کر زرفشاں کو لوگوں کی نظروں میں بدکردار بنا کر بھاگ گئی۔ کیا سزا بنتی ہے اسکی؟ موت؟ نہیں موت کم ہے اسے کوئی اور سخت ناقابلِ معافی سزا دینی چاہیے۔"

"تمہاری بہن؟"

"ہونہہ! بدقسمتی سے بڑی بہن۔" زرش کو دکھ ہوا۔

"تم یہاں کیوں آتی ہو؟ اسی کا انتظار کرتی ہو؟"

"ہاں اسکے بھاگ جانے سے پہلے آخری بار اسے اسی بینچ پر دیکھا گیا تھا۔ آپکی طرح اسی کالج میں پڑھتی تھی۔ اس کالج کی فیس زیادہ ہے ابو بہت مشکل سے بھرتے تھے۔ ابو اسے ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے۔ اسی لیے وہ ڈبل مزدوری کرتے تھے۔ مزدوری کر کر کے انکے ہاتھوں اور پاؤں پر چھالے پڑ گئے تھے۔ لیکن انہوں نے کبھی شکایت نہیں کی۔ پھر وہ بھاگ گئی کسی لڑکے کے ساتھ۔ میری ماں نے

www.novelsclubb.com

خودکشی کر لی اور میرا باپ..." وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی زرش کے الفاظ ختم ہو گئے تھے۔ اسے پتہ ہی نہیں چلا کب اسکی آنکھوں میں آنسو جمع ہو گئے۔

"ہم برباد ہو گئے، رسوا ہو گئے... کیا ہمیں برباد کر کے وہ خوش ہو گی؟" اسکے سوال پر زرش کوئی رد عمل نہ دے سکی۔

"میں مخصوص اسکو صبح شام بدعائیں دیتی ہوں۔ اسے موت نہیں آئے گی وہ عبرت بنے گی فرعون کی طرح۔ اسے دنیا اور آخرت کی رسوائیاں ملیں گی۔ اسنے صرف ہمارا خاندان تباہ نہیں کیا۔ اس نے ایک معاشرہ تباہ کر دیا ہے۔ آج کئی ماں باپ کے لیے انکی بیٹیاں ناقابل بھروسہ ہیں۔ ہمارے محلے کی لڑکیوں کی پڑھائی پر پابندی ہے صرف اسی کی وجہ سے۔ بیٹی ایک گالی بن کر رہ جاتی ہے ایسی لڑکیوں کی وجہ سے ہی۔"

www.novelsclubb.com

"میں انتظار کر رہی ہوں کبھی تو وہ رسوا ہو کر پلٹے گی..... کبھی تو۔ تب میں دل کھول کر اسکے چہرے پر تھپڑ ماروں گی۔ اور لوگوں سے کہوں گی کہ ایسی بدکردار لڑکیوں کو کبھی معاف نہ کیا جائے۔ بلکہ ایسی لڑکیوں کو زندہ ہی نہیں رہنے دینا چاہیے۔ انہیں ایسی عبرت ناک سزا دی جائے کہ دوبارہ کسی گھر سے ایسی بدکردار لڑکی نہ

نکلے اور نہ وہ دوسری لڑکیوں کا یا اپنی چھوٹی بہنوں کا جینا اجیرن کریں۔جانتی ہیں ایسی ہی لڑکیوں کی وجہ سے ہمارے خاندان میں بیٹی کی پیدائش کو جرم سمجھا جاتا ہے۔"زرش خاموش رہی۔اتنی نفرت اس نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

"آپ کو اس وقت ہو سکتا ہے میری باتیں بری لگ رہی ہوں۔آپ میری جگہ نہیں ہیں۔میرے جوتوں میں آپکو چلنا پڑتا تو جانتیں کہ کسی ایسی لڑکی کی بہن ہونا کتنا شرمناک ہے۔اگر آپ میری جگہ ہوتی تو سمجھ پاتی کہ کیسے ہمارا پر رونق گھر ویران ہو گیا۔میری ماں اس رسوائی کو برداشت نہ کر سکی اور چلی گئی۔میں کسی سکول نہیں جا سکتی۔میں پڑھ نہیں سکتی۔میرا فیوچر بلینک ہے، بالکل بلینک۔ موت آسان ہے لیکن سوچتی ہوں کہ اس دنیا کی رسوائی میری ماں سے برداشت نہیں ہوئی تو کیا اس جہاں کی رسوائی آسان ہو گی؟اور یہی چیز مجھے میری جان لینے نہیں دیتی۔...."زرش دنگ تھی بالکل دنگ۔وہ فوراً اس بینچ سے اٹھ گئی ایک لفظ بھی بولے بغیر کالج کے ویٹنگ ایریا کی جانب بڑھ گئی۔اسی لمحے نعیم صاحب کی گاڑی آرکی تو وہ اس میں سوار ہو گئی۔ایک بار پلٹ کر اس بینچ کی جانب دیکھا جہاں وہ لڑکی اب بھی یوں ہی بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••

پندرہ دن گزر گئے۔

اسے اس سیل سے منعقد ہال سے بس ایک بار باہر لے جایا گیا تھا وہ بھی اسکے خون کا سیمپل لینے کے لیے۔ آنکھوں پر پٹی باندھ کر بہت احتیاط سے اسے لے جایا گیا تھا۔ اور خون لے کر اور کچھ ٹیسٹ کروا کر واپس چھوڑ دیا گیا۔

اس سیل میں بیٹھے اسے ہر دوسرے دن گڑ گڑاتی لڑکیوں اور بچوں کی دردناک چیخیں سنائی دیتیں تو لگتا کہ یہاں زندگی موجود ہے ورنہ یہاں کی خاموشی تو قبرستان سے بھی زیادہ خوفناک محسوس ہوتی تھی۔

سلام پھیر کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا۔ علیزے ایک کونے میں زندہ لاش کی طرح سر گھٹنوں میں دیے بیٹھی تھی۔ وہ مسلمان تھی لیکن نماز نہیں پڑھتی تھی۔ جبکہ تیسری لڑکی سوچوں میں گم دور بیٹھی تھی۔ وہ بات صرف تب کرتی جب اسکا موڈ ہوتا۔

"نماز کیوں نہیں پڑھتی۔ نماز پڑھا کرو۔ یہ زندگی جیسی بھی گزری اپنی آخرت بچا لو۔" آمنہ کی بات پر اس نے ساکت نظروں سے آمنہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھ جیسی لڑکیاں جو دوسروں کی آخرت خراب کرنے کی وجہ بنتی ہیں انکی آخرت کبھی نہیں سنورتی، چاہے کچھ بھی ہو جائے۔" اسکے لہجے میں کچھ تھا عجیب سا۔ آمنہ نے اسے زور نہیں دیا اور اپنی جگہ آکر بیٹھ گئی۔ کنویں جیسی خاموش قید میں یوسف کو اور کچھ نہیں تو خدا ضرور مل ہی جاتا ہے، اسے بھی مل گیا تھا خدا۔

یہاں اب اس نے رونا کم کر دیا تھا۔ کام کے علاوہ وہ اب زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزارتی تھی۔ وقت کا معلوم نہیں ہوتا تھا اور نہ قبلہ رخ کا وہ بس اندازے سے نماز ادا کرتی۔

جب سے نمازیں پڑھنی اور اللہ سے کلام کرنا شروع کیا تھا دماغ کے گھوڑے الگ انداز میں دوڑنے لگ گئے تھے۔ وہ اپنے لیے اب موت کی تمنا نہیں رکھتی تھی۔ اسنے توکل کا راستہ چنا تھا۔ وہ اللہ پر بھروسہ کرنے لگ گئی تھی۔ اپنی زندگی کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ چھوڑ چکی تھی۔ اسے آخرت چاہیے تھی خوبصورت۔ وہ مرنے سے پہلے یہاں سے فرار کی ایک کوشش کرنا چاہتی تھی۔ اسے خاموش نہیں بیٹھنا تھا۔ اسے کچھ کرنا تھا لیکن کیا؟ وہ نہیں جانتی تھی۔ اسے بس کوشش کرنی تھی باقی راستے اللہ کھولیں گے وہ جانتی تھی۔ اگر اسکی قسمت میں زندگی ہوئی تو وہ واپس

www.novelsclubb.com

اپنوں میں ضرور جائے گی نہیں تو وہ جس بھی حالت میں مرے گی کم از کم گمراہی کی راہ پر نہیں ہو گی۔

کبھی کبھی یہاں کی زندگی سزا لگتی تو کبھی دنیوی زندگی کے گناہوں پر آخرت کی سزاؤں کا فرار لگتی۔

•••••••••••••••••••••••••

عصر کے بعد کا وقت تھا وہ سیڑھیوں پر تسبیح لے کر بیٹھ گئی۔ شام کے اذکار پڑھ کر نظریں ڈوبتے سورج پر جمائے ہوئے تھی۔ دماغ پر وہ لڑکی ہی سوار تھی۔ وہ چاہ کر بھی اسے اپنی سوچوں سے جھٹک نہیں پا رہی تھی۔

وہ چھوٹی سی لڑکی زندگی سے بے زار تھی۔ زرش کو اس لمحے اس سے اور اسکی بددعاؤں سے خوف آیا تھا لیکن اس لمحے اسے اس پر ترس آ رہا تھا۔ وہ اس لمحے خود کو اس لڑکی کی جگہ پر رکھ کر سوچ پا رہی تھی۔ آمنہ کے بعد سے اسکا دل ہمیشہ اداس رہتا اور آج جو ہوا تو احساس ہوا زندگی کس حد تک مشکل ہے۔ کتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کی وہ اللہ سے شکایات کیا کرتی تھی جب دوسروں کے حالات دیکھتی تو سوچتی کہ اپنے ناشکرے ہونے پر افسوس کرے یا اللہ کی اتنی رحمت پر شکر گزار ہو؟ چہرہ

ہاتھوں میں چھپائے وہ اپنے دل کی اداسی کو کہیں دبا دینا چاہتی تھی جو دب ہی نہیں رہی تھی۔ سیڑھیوں پر آہٹ ہوئی تو اس نے چہرہ اٹھایا سامنے ردا تھی وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"تم کب آئی؟" زرش نے حیرت سے سوال کیا۔

"تھوڑی دیر پہلے مائرہ بھابھی کے ساتھ آئی ہوں۔" زرش نے سر کو جنبش دی۔

"اداس ہو؟" ردا کے سوال پر زرش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انکے درمیان کی رنجشیں کہاں گم ہو گئیں تھیں یہ انہیں بھی نہیں پتہ تھا۔

"آمنہ کا سوچتی ہوں تو دل بند ہونے لگ جاتا ہے۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایسا کچھ ہو جائے گا اور ہم اسے کھو دیں گے۔" ردا کی آواز میں بھی اداسی واضح تھی۔

"ردا زندگی مشکل ہے، بہت مشکل!" آسمان پر نظریں جما کر زرش نے کہا۔

"آج میں ایک لڑکی سے ملی کالج کے باہر۔ اسکی بہن گھر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ میں نے اس لڑکی کی آنکھوں اور کہانی میں جو ویرانی محسوس کی اسکے بعد لگا کہ واقعی زندگی پھولوں کی سیج نہیں ہے۔ ردا مجھے یاد ہے پچھلے ماہ ایک ٹیسٹ میں بہت محنت کے بعد اچھا سکور نہ کرنے پر میں کتنا روئی تھی۔ اس لمحے میں نے سوچا تھا کہ میری

محنت کا صلہ مجھے نہیں ملا میرے ساتھ ظلم ہوا ہے۔اب جب دوسرے لوگوں کو ایسے حالات میں دیکھتی ہوں جس میں انکا کوئی قصور نہیں ہوتا تو خود پر ہنسی آتی ہے۔دنیا میں اچھا سکور کر کر کے کامیابی کے پیچھے بھاگتے ہوئے اب مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں میں دنیا کی ہی نہ ہو کر رہ جاؤں۔میں اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ جی! مجھے دنیا میں بہت کامیابی نہیں چاہیے۔مجھے دنیا میں بہت اونچا نام نہیں چاہیے۔ میں ڈرتی ہوں دنیا میں آگے نکل جانے سے، میں ڈرتی ہوں کہیں میرا دنیا میں آگے نکل جانا مجھے آخرت میں پیچھے نہ چھوڑ دے۔دنیوی ناکامی میں اللہ کی مدد سے برداشت کرلوں گی لیکن آخرت کی ناکامی؟ کبھی بھی نہیں، میں برباد ہو جاؤں گی۔" آنکھوں میں پانی بھرے وہ اپنے دل کی گہرائیوں کی وہ بات کسی سے کہہ رہی تھی جو ہمیشہ اسکے دل کے کسی خفیہ سے خانے میں بند ہوتی تھیں۔ردا یک ٹک اسے تک رہی تھی۔یہ زرش کا کونسا روپ تھا جو آج اس پر کھل رہا تھا۔اسے تو ہمیشہ سے ہی زرش بہت ہی مغرور اور کامیاب لڑکی لگی تھی۔اسکی زندگی میں بھی ناکامی کا کوئی خوف ہو گا اس نے سوچا نہیں تھا۔

•••••••••••••••••••••••••

ایک بوڑھا ساور کر اسے بہت سی دعائیں دے کر گیا تو وہ مسکرا دیا۔اس سے پہلے ارسلان ورکرز کو سوپر وائز کرتا تھا اور اسکے رویئے سے تقریباً تمام ورکرز تنگ تھے جواب ارسلان کی ریپلیسمنٹ پر آئے مستقیم سے بہت خوش تھے۔

مستقیم جب سے یہاں آیا تھا مسلسل کامیابیاں سمیٹ رہا تھا۔حسن آفندی اس سے بہت خوش تھا یہاں تک کہ وہ ہر کام میں سب پر اسے فوقیت دیتا تھا۔اس کے کولیگز میں سے بھی ارسلان کے علاوہ کسی کو بھی اس سے شکایات نہیں تھیں۔ورکرز بھی اس سے بہت خوش تھے کیونکہ جتنی عزت انہیں مستقیم دیتا تھا اب سے پہلے کسی دوسرے نہیں دی تھی۔ابو بکر نے بہت زور لگایا کہ وہ کہیں اپلائے ہی کر دے پر وہ نہیں مانا۔قصور جانا بھی اس نے کم کر دیا تھا۔جس طرح سے ہر چیز اسکی مرضی کے مطابق مل رہی تھی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ بزنس کرے گا۔حسن آفندی نے اسے بتایا تھا کہ کس طرح اُس نے بالکل چھوٹے لیول سے بزنس سٹارٹ کر کے اس لیول تک پہنچایا تھا کہ اب ایک دنیا ان کے نام سے واقف تھی۔انکا کہنا تھا کہ مستقیم میں ہر وہ سکیل ہے جو اسے بہت آگے لے جاسکتی ہے۔اسے یقین آنے لگا تھا اپنی قابلیت پر۔وہ سمجھ گیا تھا کہ انٹرپینیر شپ (entrepreneurship) اس

کے لیے ہی ہے۔خودپر اور اپنی قابلیت پر اسکا بڑھتا یقین اسے اللہ سے دور کر رہا تھا۔اسکی دعاؤں کا دورانیہ مختصر سے مختصر ہوتا گیا پھر اس نے دعائیں مانگنا چھوڑ دی تھیں۔انجانے میں ہی لیکن وہ وقت دعاؤں پر لگانے کی بجائے محنت پر لگانے لگ گیا تھا۔اسے یقین تھا وہ اتنا قابل ضرور تھا کہ جلد ہی کامیابی کی کسی سیڑھی پر قدم رکھے گا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

دونوں اپنے اپنے پلنگ پر لیٹی باتیں کر رہی تھیں۔ایک دن پہلے تیسری لڑکی کو ساتھ والے سیل میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔

"آمنہ تم نے بتایا نہیں تم یہاں کیسے آئی ہو؟"علیزے نے چہرہ اسکی طرف موڑ کر سوال کیا۔

"تم نے ہی تو کہا تھا کہ یہاں آنے والی لڑکیوں کی کہانی ایک سی ہوتی ہے تقریباً۔ میری کہانی بھی مختلف نہیں ہے۔"کمرے کی عجیب وحشت زدہ چھت کو تکتے ہوئے وہ بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں لیکن تم مختلف دکھتی ہو سب سے۔ تمہاری آنکھوں میں شر کی جگہ خیر نظر آتی ہے۔ تمہاری نمازوں کا سکون تمہاری بے گناہی کا ثبوت دیتا ہے۔"علیزے کی بات پر آمنہ کا سانس ایک لمحے کے لیے رکا۔

"بے گناہ نہیں ہوں میں۔ گناہ کی دلدل میں اتر کر ہی یہاں تک پہنچی ہوں۔" آنکھیں بند کیے وہ بولی تھی۔

"علیزے جانتی ہو میں خوش قسمت ترین لڑکیوں میں سے ایک ہوں۔ جس کے اندر تو بہت شر تھا لیکن اللہ نے ایسے والدین دیئے جنہوں نے یہ شر کبھی نکلنے ہی نہیں دیا۔ ایسے دوست ملے جو ہاتھ پکڑ کر ایمان کے راستوں پر چلاتے ہیں۔ لیکن..." جیسے جیسے وہ بولتی جا رہی تھی گلے میں ایک طوق کی گرفت بڑھتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن میں نے اللہ کی نعمتوں کی قدر نہیں کی۔ میں نے اپنے ماں باپ کی تربیت کا مان نہیں رکھا۔ میں نے اپنی زندگی میں موجود خوبصورت لوگوں کو ٹھکرا کر ایسے لوگوں کا چناؤ کیا جو مجھے گمراہی کی جانب لے گئے۔" اسکا لہجہ دلگیر تھا۔

"علیزے میں ایک عجیب لڑکی تھی۔جو حقیقی زندگی سے دور فینٹسی میں جیتی تھی۔مجھے اپنے ارد گرد لوگ بورنگ لگتے تھے۔میں کچھ نیا چاہتی تھی اپنی زندگی میں۔اوراسی نئے کے چکر میں میں نے نئی دوستیں بنائیں کالج میں۔ہم مل کر شرارتیں کرتی تھیں بہت۔روز کہیں باہر جاتے۔میں نے جیسے ہی اپنی کمپنی چھوڑی تو مجھ سے ناصرف میری نعمتیں چھوٹتی گئیں بلکہ میں نے اللہ کو بھی کھودیا۔ میں بچپن سے نمازیں پڑھنے کی عادی تھی،وہ عادت ختم ہو گئی۔نماز بوجھ لگنے لگی۔ تباہی اور رسوائی کا آغاز تو تب ہوا جب مجھے دنیا میں سکون نظر آنے لگا اور آخرت مزاق لگنے لگی۔ تب اپنی تمام دوستوں کی طرح کُول دکھنے کے لیے میں نے ایک لڑکے کے دوستی کو بڑھائے ہاتھ کو جھجھکتے ہی سہی لیکن قبول کرلیا۔میرے قدم دلدل میں اتر چکے تھے۔اسکے باوجود بھی اللہ کا مجھ پر اتنا کرم کہ...."ایک آنسو اس کی آنکھ سے بہہ کر تکیے میں جذب ہو گیا۔

"میں کئی مہینے اس شخص سے دوستی میں رہی۔ہم تقریباً روز ہی بات کرتے تھے میسجز پر۔پہلے میمز شیئر ہوتیں اس پر اپنی رائے ایک دوسرے پر ظاہر کرتے پھر آہستہ آہستہ عام باتیں دوستوں کی طرح شروع کردی۔مجھے معلوم تھا کسی نامحرم

سے بات کرنا غلط ہے لیکن میں سوچتی تھی میری نیت صاف ہے اور باقی سب بھی تو کرتے ہیں اس میں کچھ غلط نہیں۔" اپنے پلنگ سے وہ اٹھ بیٹھی۔

"جس صاف نیت کو بہانا بنا کر میں اسے گناہ نہیں سمجھتی تھی میری وہ نیت صاف نہیں رہی۔ اس نے مجھے پرپوز کیا اور میں مان گئی۔ مجھے کچھ غلط نہیں لگا۔ بلکہ اچھا لگا تھا کہ میں اس قابل ہوں کہ کوئی مجھے پرپوز کرے۔ اس سب میں مجھے اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ میرے قدم آہستہ آہستہ اس دلدل میں دھنستے جا رہے ہیں۔ مجھے یاد ہے جب پہلی بار حارث نے مجھ سے تصویر مانگی تو مجھے جھجھک ضرور ہوئی تھی لیکن پھر میں نے سوچا کہ میں کونسا بدصورت ہوں جو تصویر دینے سے گھبرا رہی ہوں اپنے گروپ میں سب سے زیادہ خوبصورت ہوں۔" آمنہ کا لہجہ ٹھنڈا برف جیسا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس دن کے بعد میں اکثر ایونٹ پر بنائی گئی تصاویر اسے بھیج دیتی اور خوب تعریفیں موصول کرتی۔ وہ بھی اکثر اپنی تصویریں بھیجتا تھا۔ زیادہ خوبصورت نہیں تھا لیکن مجھے اعتراض نہیں تھا میرا مقصد تو اپنے آپ کو کُول ظاہر کرنا تھا۔"

علیزے بھی اٹھ کر پلنگ پر بیٹھ گئی۔

"میرا اللہ کتنا مہربان ہے نا اس نے مجھے ایک اور موقع دیا اس سے پہلے کہ میں خود کو تباہ کر لیتی۔ میری بہنوں جیسی کزن کو میری حفاظت کے لیے اس دلدل میں رسی تھما کر بھیج دیا۔ میں نے نہ صرف اسکی تھمائی جانے والی اللہ کی رسی کو ٹھکرا یا بلکہ اسے ذلیل کرنے کی کوشش بھی کی۔ شاید تب ہی جب میں نے اللہ کی اس پیاری بندی کو ذلیل کیا میری قسمت کی پٹری بدل گئی اور مجھے یہاں لے آئی۔ میں نے حارث سے بات کرنا چھوڑ دی کیونکہ اندر کہیں میں بھی جانتی تھی کہ یہ غلط ہے۔ لیکن علیزے مجھے اپنا گناہ گناہ نہیں لگتا تھا مجھے افسوس نہیں تھا۔ میں یہ سب چھوڑ تو چکی تھی لیکن پھر بھی میں اللہ کی اس بندی کی کوئی کمزوری ڈھونڈ کر اسے رسوا کرنا چاہتی تھی اور اللہ کیسے اپنے بندوں کو رسوا ہونے دے؟ دیکھو میں رسوا ہو گئی، میں تباہ ہو گئی اور اللہ نے اپنی بندی کو اپنی حفاظت میں چھپا لیا۔ میں نے اللہ کی بندی کے عیبوں کا پیچھا کر کے اسے رسوا کرنا چاہا تو اللہ نے میرے عیبوں کا پیچھا کر کے مجھے رسوا کر دیا۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

ایک دم سے گیلری میں بے ہنگم سا شور اٹھا تو آمنہ کے آنسو تھمے تھے۔ اچانک بہت سے قدموں کی چاپ ان کے کمرے کی جانب سنائی دی۔ دونوں کا جسم کانپ گیا۔

www.novelsclubb.com

انکے کمرے کے دروازے پر چابی لگ رہی تھی وہ دونوں تڑپ کر اٹھی تھیں۔آج موت ان کے دروازے پر آئی تھی۔

"علیزے!" آمنہ علیزے کے قریب کھڑی ہوگئی اسکے چہرے کا رنگ بھی اڑا ہوا تھا۔دروازہ کھل گیا تھا۔دو سیاہ فام مرد سامنے تھے۔ایک مرد نے علیزے کی جانب اشارہ کیا۔علیزے ایک دم غش کھانے جیسی کیفیت میں آگئی۔سانسوں کا حلق میں پھنسنا کیا ہوتا ہے آمنہ نے اس لمحے محسوس کیا تھا۔اس کمرے کی گھٹن بڑھ رہی تھی۔آمنہ کو سانس لینے میں دقت محسوس ہو رہی تھی۔

وہ آگے بڑھ کر علیزے کی آنکھوں پر پٹی باندھ رہے تھے۔وہ چیخ رہی تھی، بلبلا رہی تھی مدد کو پکار رہی تھی۔ان کمروں کے دروازے صرف تب کھلتے ہیں جب کوئی نئی لڑکی آتی ہے یا اسکا خون ٹیسٹ کرنا ہو۔یا پھر کسی کا انجام آگیا ہو۔

www.novelsclubb.com

"اس کمرے کا دروازہ دو بار کھل چکا ہے اب تیسری بار تب ہی کھلے گا جب تم یا مجھ میں سے کسی کے انجام کا وقت ہوگا۔" علیزے کی کئی دنوں پہلے کی گئی بات اس کے دماغ پر کسی ہتھوڑے کی جانب برس رہی تھی۔

"چھوڑو... اسے چھوڑو۔ علیزے!" آمنہ آگے کی جانب بڑھی اسے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔ ایک شخص نے اسے زور سے پیچھے کی جانب دھکا دیا اور وہ دور جا گری اور وہ لے گئے اسے۔ کمرے کا دروازہ پھر سے لاک ہو گیا۔ اور آمنہ اسکی دنیا تھم گئی۔ کئی لمحے وہ بغیر ہلے جلے ایک ہی جگہ پر بیٹھی رہی۔ اور جب کاریڈور سے علیزے کی چیخوں کی آوازیں آنا بند ہو گئیں۔ تب وہ چیخی تھی پورا زور لگا کر۔ آج وہ ماتم کرنے کے انداز میں روئی تھی۔ زور زور سے روتے چیختے ہوئے وہ اپنے بال نوچ رہی تھی۔ اس لمحے اسے کچھ نہیں چاہیے تھا سوائے موت کے۔ اس نے چیخ چیخ کر اس لمحے موت مانگی تھی۔ لیکن موت کہیں نہیں تھی۔

"اللہ مجھے موت دے دیں۔ میں مزید برداشت نہیں کر سکتی۔ اللہ پلیز مجھے موت دے دیں۔..." وہ سجدے میں گری گڑ گڑاتی موت کی فریاد کر رہی تھی۔

"اللہ مجھے کوئی آزادی نہیں چاہیے مجھے موت دے دیں یہ احسان کر دیں اللہ پلیز۔ میں نے کوئی تو نیکی کی ہو گی کبھی تو، اسی کے بدلے مجھے موت دے دے۔" اسکی چیخیں فریادیں اس خاموش قبرستان میں زندگی کا پتہ دے رہی تھیں۔ اور پھر

www.novelsclubb.com

آوازیں آنا بند ہو گئیں کاریڈور ایک بار پھر خاموش قبرستان کی طرح خاموش ہو گیا۔

•••••••••••••••••••••••••••••

ارسلان نے ڈاکومنٹس لا کر پھینکنے کے انداز میں اسکی میز پر رکھے۔ وہ کیفے ٹیریا میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔

"یہ ڈاکومنٹس اور یہ پارسل ڈلیور کرنا ہے۔ وہیں جہاں پہلے والا ڈلیور کیا تھا سلطان سنز انڈسٹری میں۔" سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے وہ بے نیازی سے بولا تھا۔ مستقیم نے سامنے پڑے پارسل کو دیکھا وہ بلڈ نگ کچھ قدموں کے فاصلے پر ہی تھی۔

مستقیم نے وہ پارسل اٹھا کر دیکھا اور ساتھ رکھ لیا۔ وہ جانتا تھا آفندی صاحب نے ہی اس کے لیے بھیجا ہو گا۔ اور ارسلان کا چہرہ بھی اسی بات پر بگڑہ ہوا تھا کہ آفندی صاحب نے ہمیشہ کی طرح اسے ارسلان پر فوقیت دی تھی۔

"کب تک کرنا ہے ڈلیور؟"

"کل سے پہلے تک۔" بات مکمل کر کے وہ اٹھ کر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

مستقیم کی نظر کیفے ٹیریا میں بیٹھے نعیم صاحب پر گئی۔ مستقیم روز اس وقت کیفے ٹیریا ہوتا لیکن اس نے کبھی انہیں کیفے ٹیریا نہیں دیکھا آج پہلی بار انہیں وہاں کسی گہری سوچ میں گم پایا۔

"اسلام علیکم!" پاس رک کر اس نے سلام کیا تو وہ ایک دم چونکے تھے۔

"وعلیکم السلام۔" انکے چہرے پر غیر شناسائی واضح تھی۔

"میں مستقیم جبرائیل یہاں جاب کرتا ہوں۔" نعیم صاحب کی آنکھوں میں سوال دیکھ کر اس نے اپنا تعارف کروایا۔

"آپ جبرائیل صاحب کے چھوٹے بیٹے ہو نا؟ کچھ ماہ پہلے قصور کی مسجد میں ہم ملے تھے؟" مستقیم کو امید نہیں تھی کہ وہ اسے پہچان لیں گے۔ اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کھڑے کیوں ہو بیٹھو نا! بلکہ میں اپنے آفس ہی جا رہا ہوں ادھر ہی آ جاؤ۔" وہ کہہ کر آفس کی جانب چل پڑے تو مستقیم کو سمجھ نہ آئی کہ کیا ردعمل دے۔ تو خاموشی سے انکے پیچھے چل پڑا۔

"جبرائیل صاحب کیسے ہیں؟اس دن کے بعد ملاقات ہی نہیں ہوئی۔"انہوں نے مستقیم کے لیے چائے کا آرڈر دے کر اس سے جبرائیل صاحب کی خیرت پوچھنے لگ گئے۔

مستقیم کو ایک بات عجیب لگی تھی انہوں نے اس سے بغیر پوچھے چائے آرڈر کر دی تھی۔

"پڑھتے کیوں نہیں ہو؟ یہ عمر پڑھنے کی ہے۔"چند مزید باتوں کے بعد انہوں نے پوچھا۔ مستقیم تقریباً سوال گول کر گیا تھا۔

"یہ کیا ہے؟"انہوں نے مستقیم کے پاس پڑے ڈبے کو دیکھ کر سوال کیا۔

"یہ آفندی صاحب نے دیا ہے سلطان سنز انڈسٹری تک پہنچانے کے لیے۔" مستقیم کی بات پر وہ چونکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟ سلطان سنز انڈسٹری کو؟"انکے چہرے پر حیرت ہی حیرت تھی۔

"بلکہ مجھے دیر ہو رہی ہے میں چلتا ہوں۔"الوداعی کلمات کہہ کر وہ جاتے جاتے نعیم صاحب کو نئی سوچ تھما گیا تھا۔ نعیم صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔

"رکو کیا میں یہ پارسل دیکھ سکتا ہوں؟" انہوں نے ہاتھ آگے بڑھایا تو مستقیم تذبذب کا شکار ہو گیا۔

"آفندی صاحب نے کہا ہے کہ یہ کانفیڈنشیل ہے۔ آپ ان سے اجازت لے لیں۔" اس کی بات پر نعیم صاحب زرا سا ہنسے تھے۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔" انہوں نے فون نکال کر ایک نمبر ملایا۔

بات ہو جانے پر انہوں نے وہ پاسل کھولا تھا جس میں کئی ڈاکومنٹس کا بنڈل تھا، انہوں نے ایک اچٹتی نگاہ دوڑا کر اس پارسل کو بند کر دیا انکے ماتھے پر ایک گہری سوچ کی لکیر تھی۔

"اب میں جا سکتا ہوں؟" مستقیم کے سوال پر انہوں نے مسکرا کر اجازت دی۔

••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

پچھلے دن سے اسنے ایک نوالہ گلے سے نہیں اتارا تھا۔ پچھلا پورا دن اور رات اس نے سوگ میں گزارے تھے۔ آنکھوں میں بے بسی لیے وہ دیوار سے لگی بیٹھی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ کونسی نماز کا وقت ہے وہ بس اٹھی اور وضو کر آئی۔ نماز کی نیت باندھی اور سجدے میں جاتے سارے ضبط کے دامن چھوٹ گئے۔ وہ روئی

تھی اور پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔اس نے اس لمحے اللہ سے اللہ کے وجود کا احساس مانگا۔اس نے اس وقت اپنے لیے معجزہ مانگا۔اس نے اپنے لیے عزت والی زندگی مانگی۔اس نے اپنے لیے آزادی مانگی۔

اسکی تقدیر پہلے سے لوحِ محفوظ میں قلمبند تھی۔اسکی تقدیر اسے یہاں لائی تھی یا اسکی کوتاہی اسے یہ جاننے میں دلچسپی نہ تھی۔اسے صرف یہ معلوم تھا کہ اسے یہاں سے صرف اللہ کی مدد اور دعا نکال سکتی تھی۔اور اسے وہ کرنی تھی رو رو کر۔

اسے اللہ سے مدد مانگنی تھی۔کیا ہوا اگر اسکی تقدیر میں یہاں کی موت ہی ہو؟ وہ اپنی تقدیر بدلوائے گی اور وہ اپنی دعاؤں سے یہ کرے گی۔

ناجانے سجدے میں کتنا وقت گزر گیا پر وہ سجدے سے نہ اٹھی وہیں سے ایک نئے سفر کو نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ کویت میں موجود تھی اپنے گھر میں۔اپنی ماں کے سامنے بیٹھی ہوئی سر پر تیل لگوا رہی تھی۔

"بال دیکھ رہی ہو، کتنے گندے ہو گئے ہیں۔روز تیل لگایا کرو۔" سارہ بیگم اسکے بالوں پر تیل لگاتے ہوئے بولیں تو وہ ہنس دی۔

"اپنے سرکل میں سب سے پیارے بال میرے ہیں۔سب کہتے ہیں۔" وہ فخریہ بولی تھی۔

"دل رکھنے کولوگ کہہ دیتے ہیں۔اور یہ بی بی اتنے میں ہی ہواؤں میں اڑ گئی۔"

انکی بات پر وہ ہنسی تھی بہت اتنا کہ سارا منظر دھندلا ہوتا گیا اور وہ اپنے قہقہے کے ساتھ اکیلی ایک درخت کے نیچے بیٹھی رہ گئی۔کب ہنسی آنسوؤں میں بدلی پتہ ہی نہیں چلا۔وہ تنہا کسی آئی لینڈ پر تھی۔چاروں طرف پانی ہی پانی تھا۔اور وہ درخت کے نیچے تنہا بیٹھی رو رہی تھی۔آنکھوں سے گرم سیال بہہ رہا تھا عجیب یہ تھا کہ اس سیال کا رنگ سرخ تھا۔وہ اسکے سفید گاؤن کو لال رنگ سے رنگ رہا تھا۔پانی میں چاروں طرف مگرمچھ منہ کھولے آہستہ آہستہ اسکی طرف آ رہے تھے۔مدھم ہوتا سورج غائب ہو گیا اور چاند آسمان پر ابھر گیا اور منظر بدل گیا وہ بھاگ رہی تھی کسی جنگل میں جہاں اندھیرہ اور خوف تھا۔بھاگتے بھاگتے ایک دم وہ ایک اندھیرے گڑھے میں گر گئی۔جنگل،گڑھا سب غائب ہو گیا اور اس نے خود کو بادلوں کے درمیان ہوا میں معلق پایا۔آس پاس پن ڈروپ سائلنس تھی۔ہوا میں ایک چیخ ابھری،جانی پہچانی۔اسنے ارد گرد دیکھا ارد گرد کچھ نہیں تھا۔ہوا میں ایک اور چیخ

www.novelsclubb.com

ابھری۔ایک کے بعد دوسری۔۔۔دوسری کے بعد تیسری۔۔۔۔ تیسری کے بعد چوتھی۔۔۔۔ پھر ایک ساتھ کئی چیخیں۔ ہلچل ہڑ بڑی ہر طرف بھاگم دوڑ محسوس ہو رہا تھا لیکن آس پاس کچھ نہ تھا۔اسے زوردار دھکا لگا اور اس نے خود کو ٹھنڈے فرش پر اندھیر کوٹری میں پایا۔ چہرے پر کئی لائٹس پڑیں تو اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھا ناجانے بیس دن گزر گئے تھے یا مہینہ لیکن اسکا روشنی سے کوئی واسطہ نہ تھا اب ایک دم اپنے سامنے روشنی دیکھ کر خوف زدہ ہوگئی۔چاروں طرف شور اور ہڑ بڑی تھی۔کچھ آدمی اسے بازوں سے پکڑ کر اٹھا رہے تھے۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ شاید وہ رو رہی تھی یا شاید انکی منتیں کر رہی تھی کہ اسے چھوڑ دیں اسے جانے دیں اس پر رحم کریں۔وہ بھی کچھ بول رہے تھے جو اسکی سمجھ سے باہر تھا۔اس لمحے وہ کسے بلائے مدد کو؟ وہ کسے یاد کرے؟ کون کر سکتا تھا اسکی مدد؟

www.novelsclubb.com

کون کر سکتا تھا؟ اسکا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔اسے بازوں سے گھسیٹ کر باہر لے جایا جا رہا تھا۔ گیلری میں رش تھا بہت رش۔ محسوس ہوتا تھا کہ قیامت برپا ہو گئی ہو۔ صور پھونک دیا گیا ہو اور ساری قبروں سے مردے نکل کر ایک ہی مرکز کی جانب

بھاگ رہے ہوں۔اور جو انجام کے خوف سے جانے سے انکار کریں انہیں گھسیٹ کر لے جایا جارہا تھا۔

"اللہ!" اسے یاد آگیا تھا اسکی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا۔نہ اسکا باپ جسکی پناہ میں وہ تحفظ محسوس کرتی تھی نہ بھائی جو گھر سے باہر نکلتے ہی باڈی گارڈ کی ڈیوٹی پر ایکٹیو ہو جاتا تھا نہ ماں جسکی جان اس میں بستی تھی۔نا دوست جو اسکے بغیر زندگی انجوائے نہ کر پاتے تھے۔اتنے دن گزر گئے کسی کو آمنہ یاد ہو گی؟ کسی کو اسکی واپسی کی امید ہو گی؟ کوئی سجدوں میں گر گر اسکی خیریت کی دعا کرتا ہو گا؟ یا وہ سب کے لیے ایک حادثے میں ہلاک ہوئی بچاری لڑکی بن چکی تھی؟ کون تھا جو اب بھی اس کے ساتھ تھا؟ کون تھا جسے آمنہ نے بھلائے رکھا پر وہ آمنہ کو نہ بھولا؟ کون تھا جو اسے یہاں سے بچا سکتا تھا؟ کون تھا جو واقعی اسکا محافظ تھا؟

www.novelsclubb.com

"اللہ!" اپنے ہوش میں آخری بار امید اور دل کی گہرائیوں سے اللہ کو پکارا اور ہوش سے بیگانہ ہو گئی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••

رات گہری ہو گئی تھی۔ دو نظریں محو سی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ کھڑکی کے کھلے پٹ سے چاند نمودار تھا۔ دھیمی دھیمی چلتی ہوا سردی کا احساس بڑھا رہی تھی۔ فون کی بجتی گھنٹی اسکی محویت توڑ گئی۔ اس نے چونک کر الٹے پڑے موبائل کو سیدھا کیا سامنے بنی 'banni' جگمگا رہا تھا اسکی نظر فوراً وقت پر گئی نو بج چکے تھے۔ اس نے کال پک کی اور فون کان سے لگایا۔

"وعلیکم السلام! ہاں یامین بس نکلنے لگا ہوں۔" ورڈ پر ٹائپ کی گئی فائلز کو اس نے سیو کر کے تمام ٹیبز کلوز کر دیے۔ اور کمپیوٹر شٹ ڈاؤن کر دیا۔

"کہاں ہو تم؟ اچھا آ جاؤ۔" بات ختم کر کے اس نے فون کاٹ دیا اور اٹھ کر کیبن کی لائٹ آن کی۔ وہ آج کام مکمل کرنے کے لیے آفس ہی ٹھہر گیا تھا اور اس وقت سے اتنا کام میں مگن تھا کہ لائٹ تک آن نہ کی۔ سامان سمیٹ کر لائٹ آف کر کے وہ کیبن سے باہر آیا۔ آفس میں آٹھ بجے کے بعد تک رکنے کی اجازت نہ تھی لیکن چونکے مستقیم باس کا اہم کام کر رہا تھا اور ان ڈاکومنٹس کو گھر لے جانے کی اجازت نہیں تھی تو باس نے اسے یہاں رک کر کام کرنے کی اجازت دی ہوئی تھی۔

موبائل پر اسنے چوکیدار کا نمبر سرچ کیا اسی لمحے اسے کچھ گرنے کی آواز آئی وہ

چونک گیا۔ آفس میں تو صرف اکیلا وہ ہی ٹھہرا ہوا تھا پھر کیا گرا تھا۔ موبائل ٹارچ آن کر کے اس نے اِدھر اُدھر دیکھا تو خالی کیبنز کی چھوٹی دیواریں نظر آئی تھیں۔ کچھ لمحے اِدھر اُدھر دیکھ کر وہ مطمئن سا ہوتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا اور اسی لمحے اس کے پیچھے ایک سایا آواز کیے بغیر ابھر کر غائب ہوا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

ہاتھ میں پارسل تھامے بلڈنگ سے نکلا اور پیدل ہی سڑک کنارے چلنے لگا۔ جس جگہ اس نے جانا تھا وہ قریب ہی تھی سو رکشہ کی کیا ضرورت؟

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

کرسی پر بیٹھے وہ کسی گہری سوچ میں تھے۔ جب انکے دروازے پر ناک ہوا۔ انکی اجازت پر انکا پی اے اندر آیا۔

"کدھر ہے مستقیم؟" انہوں نے سوال کیا۔

"سر وہ آلریڈی کسی ڈیلیوری کے لیے نکل چکا ہے۔"

"سلطان سنز انڈسٹری کی؟" انکے سوال پر اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"کیا کوئی پریشانی کی بات ہے؟" انکے چہرے پر موجود تفکر پر اس نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں وہ پارسل میں نے خود چیک کیا تھا وہ نارمل تھا لیکن وہ فون کال..." وہ سوچ میں پڑ گئے۔

"فون کال فراڈ بھی تو ہو سکتی ہے؟"

"ہاں ہو سکتی ہے مگر..." ایک سوچ پر وہ چونکے۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

زرش کو آج کالج سے جلدی آف ہو گیا تھا۔ انکے کالج میں فن فیئر تھا جسکی پریپریشن میں پارٹی سیپنٹس کے علاوہ سب کا آف کر دیا گیا تھا۔ زرش کا موبائل پاؤر آف ہو گیا تھا لو بیٹری کی وجہ سے۔ گھر کالج سے قریب ہی تھا تو اس نے خود ہی گھر جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ وہیں سے سڑک پر چل پڑی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

"مستقیم جبرائیل کا نمبر نکال کر دو جلدی۔" نعیم صاحب انکے ڈپارٹمنٹ میں آکر تیزی سے کاؤنٹر پر کھڑی ریسیپشنسٹ سے بولے۔ ریسیپشن کی جانب آتے بن یامین نے حیرت سے انکی جانب دیکھا۔

"جلدی کرو۔" نعیم صاحب بے تابی سے بولے تھے۔

"سر تھوڑا ٹائم لگے گا۔" وہ ریشپسنسٹ بوکھلا کر بولی تھی۔

"کیا ہوا سر خیریت۔ آپ مجھ سے لے لیں مستقیم کا نمبر۔"

"کال کرواسے ابھی۔" نعیم صاحب تیزی سے بولے ان کے ماتھے پر پسینہ چمک رہا تھا۔

"وہ کال اٹینڈ نہیں کر رہا۔ خیریت ہے؟ آپ کو کیا بات کرنی ہے اس سے۔" بن یامین نے حیرت سے پوچھا۔

"فون نہیں اٹھا رہا تو ہمیں سلطان سنز انڈسٹری جانا ہو گا۔ ورنہ وہ مصیبت میں پھنس جائے گا۔" وہ تیزی سے باہر کی جانب بھاگے تو بن یامین بھی انکے پیچھے بھاگا۔

"آپ بتائیں تو سہی ہوا کیا ہے؟ مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔" بن یامین نے اضطراب سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"اسے بہت بڑی سازش میں پھنسایا جا رہا ہے۔ اسے کال کرو۔ اور کہو کسی حال میں بھی اس پارسل کو ان لوگوں کے ہاتھ نہ لگنے دے۔" نعیم صاحب کا چہرہ مکمل

سرخ ہو چکا تھا۔بن یامین کار ڈرائیور کر رہا تھا تو دوسرے ہاتھ سے وہ مسلسل کال ملا رہا تھا۔نعیم صاحب نے اسکے ہاتھ سے موبائل پکڑ کر خود کال ملانی شروع کر دی۔

••••••••••••••••••••••••••••••

مستقیم انڈسٹری میں داخل ہو چکا تھا۔کافی دیر سے اسکا فون بج رہا تھا۔اس نے فون باہر نکالا تو بن یامین کی کال تھی۔

"اسے اس وقت کیا کام آگیا؟" مستقیم نے سامنے کھڑے ریسیو کرنے والے آدمی کو دیکھ کر کال کاٹ دی۔اور اسکی طرف بڑھ گیا۔اسکا فون بغیر رکے مسلسل بجے جا رہا تھا۔تنگ آکر اس نے اٹینڈ کر ہی لیا۔

"بن یامین میں مصروف..."

"مستقیم جہاں بھی ہو واپس پلٹو فوراً.... وہ پارسل انکے ہاتھ نہیں لگنے دینا۔اسے چھوڑو اور بس واپس بھاگو۔" انجان آواز فون پر سن کر وہ ایک دم بوکھلا گیا تھا۔

"مستقیم یہ سازش ہے تمہارے کو لیگ کی۔نکلو وہاں سے۔" مستقیم کو پولیس کے سائرن کی آواز سنائی دی۔اسکے حواس ایک دم سے جاگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ارسلان؟"اس کے منہ پر صرف ایک نام ہی ابھرا اس نے قدم پلٹے اور واپسی کی طرف بھاگا۔ناجانے کہاں سے پولیس کے آدمی اس کے پیچھے آگئے۔اس نے وہ پارسل وہیں پھینکا اور بھاگا۔وہ آگے تھا اور پولیس کے کئی اہلکار اسکے پوچھے۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیوں بھاگ رہا تھا لیکن اس وقت اسے بھاگنا ہی بہتر لگا تھا۔اس کا دماغ اسے سمجھاتا جارہا تھا کہ وہ کس سازش میں پھنس چکا تھا،پر کس سازش میں؟وہ انڈسٹری کے ائیریا سے نکل آیا تھا اب وہ آبادی والے آئیریا میں تھا۔اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔اور ٹانگیں شل ہورہی تھیں۔اس وقت وہ کسی رہائشی علاقے کی گلیوں میں تھا۔پولیس کے آدمی پیچھے تھے یا نہیں اسے اندازہ نہیں تھا۔

ایک موڑ وہ مڑا اور سامنے وہ چلی آرہی تھی کالج یونیوفارم میں کالی چادر سر پر لیے دائیں جانب بیگ ڈالے اپنے دھیان میں چلتی ہوئی۔ایک لمحے کے لیے دونوں کی نظریں ملی تھیں۔دونوں کے دل بیک وقت ایک ہی لے میں دھڑکے تھے۔زرش کے قدم رکے تھے جبکہ مستقیم صرف لمحے کے لیے تھم کر دائیں جانب کی گلی میں بھاگ گیا۔زرش نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔اسکا حلیہ بے پرواہ سا تھا۔چہرے پر بڑھی ہوئی شیوئ کے ساتھ اضطراب بھی رقم تھا۔ہونٹوں کو اس نے پوری قوت

www.novelsclubb.com

سے بھینچا ہوا تھا۔ جینز کے اوپر بلیک کالر شرٹ پہنی ہوئی تھی اور وہ پسینے سے تر تھی۔ کف بھی دو تہیں موڑے ہوئے تھے۔ زرش کی نظروں نے اسکے غائب ہو جانے تک تعاقب کیا۔ وہ وہیں گم سم کھڑی تھی جب پولیس کے کچھ آدمی بھی وہیں آ کر رکے۔ وہ گلی وہاں سے تین حصوں میں بنٹتی تھی۔ اور وہ عین درمیان میں کھڑی تھی۔

"آپ نے یہاں کسی بلیک شرٹ والے لڑکے کو دیکھا؟" زرش کا سر اثبات میں ہل گیا۔

"کدھر گیا ہے وہ؟ کس طرف؟" زرش نے بوکھلا کر بائیں جانب اشارہ کر دیا۔ پولیس کے آدمی اس طرف بھاگ گئے اور زرش کئی لمحے بغیر ہلے وہیں کھڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

اس کے قدم دائیں جانب اٹھے۔ وہ گلی ایک دیوار پر ختم ہو رہی تھی۔ اور دیوار کے پاس ہی ایک بڑا کوڑے کا ڈبہ موجود تھا۔ مطلب وہ اس ڈبے کی مدد سے دیوار پھلانگ کر دیوار کی دوسری طرف جا چکا تھا۔ زرش کئی لمحے اس دیوار کو تکتی رہی۔ اسکی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگ گئے تو وہ واپس پلٹ گئی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••

بارش وقفے وقفے سے برس رہی تھی۔آسمان پر اکٹھے کالے بادلوں میں کڑکتی بجلی اسے اپنے دل پر گرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے دل پھٹ جائے گا۔کمرے کی بتیاں بجھائے وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔رونے کی شدت سے آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔

"زرش نے جھوٹ بولا؟آج اس نے جھوٹ بولا ایک نامحرم کے لیے؟اسے معلوم ہی نہیں ہوا کب دوسروں کے بھٹکے قدموں کو روکنے کی کوشش میں اسکے اپنے قدم بھٹک گئے۔اسے علم کیوں نہیں ہوا؟وہ ایسی نہیں تھی۔اسکا دل بے ایمان نہیں تھا۔وہ تو ہدایت کے راہ کی راہی تھی پھر اسکے قدم کب لڑکھڑائے؟ کیسے اس نے اپنے دل کے جذبوں میں کسی نامحرم کو حصے دار بنایا؟وہ کیسے بھٹک سکتی تھی؟وہ اللہ کی بندی کیسے بھٹک گئی؟کہاں اور کس مقام پر اس سے کوتاہی ہوئی؟"

زرش اٹھ کر بیٹھ گئی۔اس کا جوڑا جو ڈھیلا ہو چکا تھا کھل گیا اور لمبے بال کسی آبشار کی طرح کمر اور اس کے چہرے پر پھیل گئے۔چہرے پر اضطراب اور شرمندگی موجود تھی۔

جانے مغرب ڈوبے کتنا وقت بیت گیا جب اسکے کمرے کا دروازہ بجا۔اسکی نمازیں آج قضاء ہو گئی تھیں نا جانے کتنے عرصے بعد۔اس نے آنکھیں مسل کر صاف کیں اور بال کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے دروازہ کھولا۔سامنے شبانہ بیگم کھڑی تھیں۔

"کیا ہوا ہے زرش جب سے آئی ہو کمرے میں بند ہو۔نماز بھی کوئی نہیں پڑھی اور دیکھو لائٹ تک نہیں جلائی۔"زرش واپس آکر بستر پر بیٹھ گئی شبانہ بیگم نے کمرے کی لائٹ آن کی۔

"سوئی ہوئی تھی؟"زرش کی سوجی آنکھیں دیکھ کر انہوں نے سوال کیا۔زرش خاموش بیٹھی رہی اسکی نظریں بستر کی چادر پر جمی ہوئی تھی۔شبانہ بیگم گہرا سانس لے کر اسکے پاس بستر پر آکر بیٹھ گئیں۔انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ روئی تھی۔جب سے آمنہ اغواء ہوئی تھی تب سے انہیں زرش اکثر ہی گھر کے مختلف کونوں میں روتی ہوئی ملتی تھی۔لیکن وہ آنسو تنہا نہیں بہاتی تھی ہمیشہ اسکے ساتھ اللہ ہوتے تھے لیکن آج اس نے کالج سے آکر کوئی نماز نہیں پڑھی تو شبانہ بیگم کو پہلی بار لگا کہ آج وہ تنہا روئی تھی اللہ کو یاد کیے بغیر۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے اسکے سر کو پکڑ کر اپنی گود میں رکھا۔ زرش کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسو آ گئے۔ شبانہ بیگم نے کوئی سوال نہیں کیا بس خاموشی سے شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پر پھرتی رہیں۔ وہ بغیر ایک لفظ کہے روتی رہی۔

"میری بیٹی تو کبھی یوں نہیں بکھرتی وہ تو بکھرنے سے پہلے اللہ کے سامنے جھک جاتی ہے۔" زرش کے آنسوؤں میں کمی آئی تو اسے اپنی امی کی آواز سنائی دی۔

"آپکی بیٹی نے اللہ کو ناراض کر دیا ہے۔ وہ کیسے اب اللہ کے سامنے جائے؟" شبانہ بیگم دھیما سا مسکرا دیں۔ وہ جانتی تھیں کہ بات کچھ ایسی ہی ہو گی۔ انکے بچوں کا کہنا تھا کہ وہ بالکل بھی اپنے بچوں کو نہیں سمجھتیں لیکن جانتا کوئی بھی نہیں تھا کہ وہ ہی سب سے زیادہ اچھے سے اپنے بچوں کو جانتی تھیں۔

"میری بیٹی ہی مجھے بتاتی ہے کہ امی اللہ اتنے پیارے ہیں کہ انہیں جتنا بھی ناراض کر لو اور ایک بار دل سے مناؤ تو وہ فوراً سے مان جاتے ہیں۔" شبانہ بیگم نے محبت سے یاد دلوایا۔

"میں اللہ کو کیسے ناراض کر سکتی ہوں؟ میں کیسے اللہ کی نافرمانی کر سکتی ہوں؟" اسکے بالوں میں چلتا شبانہ بیگم کا ہاتھ تھما تھا۔

"کیوں بیٹے آپ انسان نہیں ہو کیا؟" شبانہ بیگم کے کہنے پر زرش ایک لمحے کو تھمی اور اٹھ بیٹھی۔

"ہاں انسان! میں انسان ہوں فرشتہ نہیں۔ غلطی میں بھی کر سکتی ہوں۔ خطا کا مارجن اسکے پاس تھا۔" اس نے اپنی آنکھیں پونچھی تھیں۔

"امی میں قضا پڑھ لوں۔" کہہ کر وہ تیزی سے واشروم کی طرف بڑھ گئی۔ شبانہ بیگم مسکرا دیں۔

"جھلی کہیں کی، چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل پر لے لیتی ہے بالکل چندا جیسی ہے۔" منہ سے پھسلی بات پر انکی مسکراہٹ تھمی اور انہوں نے گہرا سانس لیا۔

"زرش نماز پڑھ کر باہر آجانا میں کھانے کی ٹیبل سیٹ کر رہی ہوں." کہہ کر شبانہ بیگم باہر چلی گئیں۔ زرش واشروم سے باہر آئی تو چہرے سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ آنکھیں ابھی بھی سرخ تھیں۔

"میری کوتاہی یہ تھی کہ میں نے اس شخص کو اپنا محافظ اور فرشتہ سمجھ کر اپنے دل کے بہت اونچے مقام پر بٹھا لیا تھا۔ میں یہ بھول گئی کہ وہ کوئی فرشتہ نہیں انسان تھا۔

www.novelsclubb.com

اور میرا محافظ وہ نہیں بلکہ میرا محافظ اللہ تھا۔ وہ تو صرف میری حفاظت کا ایک ذریعہ تھا۔" اور اسی لمحے ایک احساس وحی کی طرح اس پر اترا تھا۔

"وہ جو حفاظت کا ایک ذریعہ تھا وہی آزمائش تھا۔" جائے نماز کو قبلے رخ میں بچھاتے ہوئے اس کا دل اس پر نیا انکشاف ہو رہا تھا۔

"وہ انجان شخص فقط اسکی آزمائش کا ایک ذریعہ تھا۔"

"اللہ اکبر!" نیت باندھ کر اس نے ہاتھ اٹھائے تھے۔

"اللہ سب سے بڑا ہے۔" اگر اس کے قدم اسکی کوتاہی سے بھٹکے تھے تو انہیں واپس پلٹانے میں اللہ کے سوا کوئی قادر نہیں تھا۔ شیطان کی سازشیں عبادالرحمٰن کے خلاف جتنی بھی پختہ کیوں نہ ہوں، اپنے بندوں کی حفاظت اللہ خود کرتے ہیں۔ شیطان مایوسی کے جتنے مرضی گہرے سمندر میں دھکا دے دے۔ اللہ اپنے بندوں کے لیے ان گہرائیوں میں ضرور اپنی عروۃ الوثقی بھیج دیتے ہیں اسے تھامنا یہ نہ تھامنا اس بندے کی مرضی ہوتی ہے۔

••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

زور سے جیل کی سلاخوں کو اس نے جوتے سمیت پاؤں مارا تھا۔ سرخ آنکھوں میں غصہ بھرا ہوا تھا۔ غصہ، نفرت، بے بسی سب تھا اسکی آنکھوں میں۔

"میں سو دفعہ بتا چکا ہوں کہ اس سب کے پیچھے ارسلان کا ہاتھ ہے۔ سمجھ کیوں نہیں آتی کسی کو؟" وہ چیخا تھا۔

"چیخو مت! آرام سے بات کرو مستقیم!" ابو بکر نے آنکھیں دکھا کر کہا تھا۔

"کیسے نہ چیخوں؟ ہفتہ گزر گیا ہے اور آپ لوگ مجھے باہر نکال ہی نہیں رہے۔ میں بتا چکا ہوں میرا قصور نہیں ہے۔ مجھے وہ پارسل ارسلان نے دیا تھا۔ آپ آفندی صاحب سے پوچھیں۔"

"جو پارسل تمہیں ارسلان نے دیا وہ نعیم صاحب تمہارے سامنے کھلوا چکے تھے، اس لحاظ سے تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں ارسلان کے خلاف۔ جو پارسل تم ڈیلور کر رہے تھے وہ پارسل کوئی اور تھا، سوال یہ ہے کہ تمہارا پارسل کس نے بدلا؟"

"یہ سوال مجھ سے نہیں نعیم صاحب سے کریں۔ وہ ضرور کچھ جانتے ہیں جسکی بنیاد پر انہوں نے مجھے ڈیلور کرنے سے پہلے آگاہ کر دیا۔"

"مستقیم! انکے مطابق انہیں ڈیلوری سے کچھ دن پہلے ایک پرائیویٹ نمبر سے کال آئی تھی کہ انکی فرم سے سلطان سنز انڈسٹری کی طرف ایک ڈرگ پارسل ڈیلور ہونے والا ہے۔اسی لیے انہوں نے تمہارا پارسل کھلوایا۔"

"پھر تو وہ کھلوانے پر مطمئن ہو گئے ہوں گے، پھر اس دن کی کال کا کیا مطلب؟"

"وہ احتیاطً کال کی گئی تھی۔"

"نہیں وہ جانتے تھے کہ یہ کسی کی سازش ہے۔"

"مستقیم ثبوت چاہیے ثبوت اور وہ بھی ٹھوس۔انہیں صرف اس پارسل میں کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا اسی لیے انہوں نے تمہیں کال کروائی۔سب کوشش کر رہے ہیں۔تم بھی صبر سے کام لو۔" مستقیم نے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"غلط ہونے کا احساس؟ کیا الہام ہوا تھا؟" مستقیم کے لہجے میں کڑواہٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

"ابو بکر بھائی! وہ کچھ چھپا رہے ہیں۔آپ...."

"میں جانتا ہوں وہ کسی کو کوَر کر رہے ہیں۔ہم نے وکیل ہائیر کیا ہے۔سب ہو جائے گا۔" مستقیم نے اپنا سر تھاما۔

"مستقیم تمہارے کیبن سے بھی ڈر گز کے کچھ پیکٹس موصول ہوئے ہیں۔"
مستقیم نے چونک کر ابو بکر کی جانب دیکھا۔
"میرے کیبن کی چابی یا تو صرف میرے پاس ہے یا آفندی صاحب کے پاس۔"
"ظاہر ہے جس نے پارسل بدلا اسی نے وہ پیکٹس رکھوائے۔" لیکن ایک نام پر وہ چونکا تھا، آفندی صاحب!

••••••••••••••••••••••••••••••••

سب تایا جان کی طرف اکٹھے ہوئے تھے۔ سارہ پھوپھو کی پچھلے ہفتے سے طبیعت خراب تھی، جس وجہ سے وہ ہسپتال میں داخل تھیں اور آج ہی بہتر ہو کر گھر واپس آئی تھیں۔ مائرہ اور تائی جان کچن میں مصروف تھیں۔ شبانہ بیگم، نعیم صاحب اور حسن آفندی سارہ پھوپھو کے بیڈ کے قریب بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ اور سارہ پھوپھو خاموشی سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔ وہ اب بولا نہیں کرتی تھیں بس خاموشی سے سنتی تھیں۔ جب بھی بولتیں یہی پوچھتیں آمنہ کب آئے گی؟ اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں پوچھتیں۔ احمد کو بھی جیسے وہ بھول گئی تھیں۔ لاؤنج میں اوہان، زرش، حدید، امل اور ردا خاموشی سے بیٹھے ٹی وی پر چلتے کارٹونز دیکھ رہے تھے۔ زرش نے

www.novelsclubb.com

ردا کو دیکھا جو پچھلے دنوں کی نسبت بہت خاموش خاموش سی تھی۔زرش نے پاس بیٹھے اوہان کو کہنی مار کر آنکھوں سے ردا کی جانب اشارہ کیا۔اوہان نے ایک نظر اسے دیکھا جو ٹی وی بہت انہماک سے دیکھ رہی تھی۔

"اس نے مائرہ کو بتادیا نا تو رپورٹ امی تک پہنچ جانی ہے اور پھر مجھے ڈانٹ..." "مرضی ہے پھر! میں تو بس یاد کروا رہی تھی۔"زرش نے دھیمی آواز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔اور صوفے سے اٹھ گئی۔

"میں کچن میں مائرہ کی مدد کروا دیتی ہوں۔"اوہان نے اسے آنکھیں نکال کر دیکھا ...کچن میں مدد اور زرش؟ سننے میں عجیب تھا۔وہ کچن میں چلی گئی۔اوہان نے ردا کو دیکھا۔امل حدید سے زیادہ شوق سے کارٹون ردا دیکھ رہی تھی اسے ہنسی آئی۔ اس نے گلا کھنکھار کر اسکی توجہ چاہی۔ایک بار...دو بار.... تین بار.....۔

"اوہان بھائی تنگ نہیں کریں۔گلا خراب ہے تو باہر جائیں ہمیں تنگ نہ کریں۔" ردا تو متوجہ نہ ہوئی لیکن امل اور حدید نے پلٹ کر اسے گھورا تھا اور امل نے تو جھاڑ بھی دیا۔امل کے بولنے پر ردا نے تینوں کو دیکھا اور لاؤنج سے اٹھ کر چلی گئی۔اوہان

www.novelsclubb.com

نے لاؤنج سے نکلتی ردا کو دیکھا اور پھر ساتھ پڑے شاپر کو۔ جس اہم کام کے لیے وہ آج آیا تھا وہ ہی نہیں ہو پا رہا تھا۔

"کر دیا واپس؟ کیا کہا اس نے؟ ناراض تو نہیں ہو گئی؟" ردا کو لاؤنج میں نا پا کر زرش نے تیزی سے اوہان کے پاس بیٹھتے ہوئے سوال کیا۔

"نہیں! تم واپس کر دو مجھ سے نہیں ہوتا۔" اوہان شاپر زرش کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

"میں کیوں کروں واپس؟ تحفہ آپکا ہے یا میرا؟ اور ویسے بھی واپس کرنے کا شوق آپکو ہے مجھے نہیں۔" زرش کہہ کر لاپرواسی ہو کر ٹی وی کی جانب متوجہ ہو گئی۔

اوہان شاپر اٹھا کر لاؤنج سے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

اس نے لان میں دیکھا وہ کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اوہان اسکی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ردا یہ لو!" کرسی پر وہ ہاتھوں میں سر تھامے بیٹھی تھی جب اوہان اسکی کرسی کے پاس جا کر بولا۔ اس نے چونک کر سر اٹھایا اور نا سمجھی سے شاپر کو دیکھا۔

"یہ وہ گھڑی ہے جو تم نے دی تھی میری سالگرہ پر۔" اوہان نے وضاحت کی۔

"تحفہ تھی واپس کیوں کر رہے ہیں؟ پسند نہیں آئی؟" ردا نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"نہیں بات پسند کی نہیں ہے۔یہ بہت مہنگی ہے اور میں مہنگے تحائف نہیں لیتا۔"

"کیوں؟"ردا نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"کیونکہ یہ میرے اصولوں کے خلاف ہے۔"اوہان نے اپنی طرف سے بہترین وجہ بتائی۔

"اصول مطلب؟"ردا کے سوال پر اس نے گہری سانس لی۔

"آج کل کے بچوں کی اردو بھی بس گزارے لائق ہے۔زرا مشکل لفظ آئے تو مطلب پوچھنے لگ جاتے ہیں۔"شاپر کو سامنے میز پر رکھ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے سوچا۔یہ سوچتے ہوئے اس نے یہ ہرگز نہیں سوچا کہ وہ بھی سو سال کا بوڑھا نہیں،آج کا بچہ ہی تھا۔مگر وہ اوہان ہی کیا جسے ہر دوسرا خود سے چھوٹا اور کم عقل نہ لگے۔

www.novelsclubb.com

"اصول مطلب رولز یا حرفِ عام میں ویلیوز۔"اوہان نے اسکی وکیبلری میں اضافہ کیا۔

"پتہ ہے مجھے اصول رولز ہوتے ہیں۔میں نے پوچھا تھا کہ آپ کے اصولوں کا کیا مطلب۔"

"اوہ!"اوہان دھیمہ سا ہنس دیا۔
"میرے اصول مطلب.....ا ممممم....حدود یعنی لیمیٹیشنز(limitations)۔ جیسے تمہاری زندگی میں بھی کچھ لیمیٹیشنز ہوں گے جن کو تم فالو کرتی ہو گی۔ تمہاری کچھ ویلیوز ہوں گی۔"اوہان کی بات پر ردا سوچ میں پڑ گئی۔
"لیمیٹیشنز کیوں؟"اسے نہیں یاد تھا کہ اس نے کبھی کوئی لیمیٹیشنز فالو کی ہوئی ہو۔
"مجھے لگتا تھا کہ زرش ٹف سٹوڈنٹ ہے لیکن ردا اس سے بھی زیادہ ٹف تھی۔اب اتنی سمپل بات وہ اسے کیسے سمجھائے؟"اوہان نے سوچا۔
"لیمٹس اس لیے تاکہ ہم اپنے راستے پر درست طریقے سے بغیر ڈائیورٹ ہوئے بغیر چل سکیں۔تاکہ کم سے کم ایررز(errors)کے ساتھ ہمیں ایکوریٹ(accurate)آؤٹ پٹ(output)مل سکے۔"اسکی ناسمجھی میں ڈوبی شکل دیکھ کر اس نے گہری سانس لی۔شاید وہ مشکل بات کر رہا تھا اسے آسان لفظوں میں بات کرنی چاہیے۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو ہم جب بھی کوئی ایکویپمنٹ(equipment)خریدتے ہیں تو اسکے ساتھ ہمیں ایک مینوئل(manual)ملتا ہے اس مینول میں لیمیٹیشنز مینشن ہوتی ہیں۔بغیر لیمیٹیشنز کے مشین ایفیشی اینٹ(efficient)نہیں ہوتی۔بلکہ کچھ عرصے بعد خراب ہو جاتی ہے۔پھر کیسے ممکن ہے کہ ایک انسان بغیر لیمٹس کے اور گائیڈ لائن کے بالکل ٹھیک چلے۔"ردا نے سر کو جنبش دی۔

"اور لمیٹس کیسے ڈسائڈ کرتے ہیں؟میرا کوئی مینوئل نہیں ہے۔جو مجھے بتا سکے کہ میں کیسے بغیر ایرر کے پرفیکٹ آؤٹ پٹ لوں؟مجھے تو ایسے لگتا ہے میرے قدم قدم پر ایرر ہے۔میرے چاروں طرف اتنے ایررز ہیں کہ مجھے سمجھ ہی نہیں آتی کہ میں چاہتی کیا ہوں؟"اوہان اسکی بات سن کر کھلے آسمان کو دیکھ کر نا محسوس انداز میں مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"ردا مینوئل ہے ہر انسان کے پاس۔بس انسان اسے اہمیت نہیں دیتا۔"ردا نے اسے اچھنبے سے دیکھا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں میرے پاس کوئی مینوئل نہیں ہے۔"ردا نے سچائی سے کہا۔

"تو خرید لو۔"اوہان نے آسان حل پیش کیا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ کہاں سے ملتے ہیں ورنہ اب تک خرید چکی ہوتی۔ ویسے ملتا کہاں سے ہے؟" ردا نے دلچسپی سے پوچھا تھا۔ مطلب اسے بھی اپنے لیے ایک مینوئل مل سکتا تھا؟ واؤ!

"تمہیں یہ سوال کرنا چاہیے تھا کہ مینوئل کا رائٹر کون ہے۔ بغیر رائٹر کو جانے تم اسکے مینوئل پر کیسے یقین کر سکتی ہو؟ کہ وہ تمہیں بغیر ایرر کے پرفیکٹ آؤٹکم دے گا؟ بتاؤ تمہارا بہترین مینوئل کون لکھ سکتا ہے؟" اوہان کے سوال الجھانے والے ہوتے تھے۔ اور وہ الجھ رہی تھی۔

"کوئی ایسا جو مجھے اچھے سے جانتا ہو.... جسے... یہ معلوم ہو کہ کیسے میں کم ایررز کے ساتھ پرفیکٹ سکور کر سکتی ہوں۔" ردا سوچ سوچ کر بول رہی تھی۔ اتنا تو اسے معلوم تھا کہ ایسا کوئی نہیں ہے جو اسے اس حد تک جانتا ہو۔ جب وہ خود کو اتنا نہیں جانتی تھی تو کیسے ممکن تھا کہ کوئی اور اسے اتنا جان پائے؟

"او کے اور ایکوئپمنٹس کا مینوئل کون لکھتا ہے؟"

"ظاہر ہے وہی لکھتا ہوگا جو اسے بناتا ہوگا۔" اس سوال پر اس نے فٹ سے جواب دیا تھا۔ اوہان پہلی بار کھل کر مسکرایا تھا۔ اور ردا کو احساس ہوا کہ وہ مسکراتا ہوا زیادہ

www.novelsclubb.com

اچھا لگتا تھا۔اور اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ پہلی بار اس سے کوئی تفصیلی بات کر رہی تھی۔ یہ احساس خوش کن تھا۔وہ بھی مسکرادی۔

"اگر ایکویپمنٹس کا مینوئل اسکو ڈیزائن کرنے والا لکھتا ہے تو انسانوں کا مینوئل کون لکھتا ہوگا؟"اوہان کے اس سوال پر وہ تھمی تھی۔ سوچوں کے دوڑتے گھوڑوں نے ایک دم بریک لگائی۔

"سوچو.... یہ جواب اتنا مشکل نہیں۔"اوہان نے اس سے اگلوانا چاہا۔ردا کئی لمحے اسے دیکھتی رہی۔ کیا اسکے سوچوں کے گھوڑے اس لیے رکے تھے کہ تھک چکے تھے یا انہیں منزل مل گئی تھی؟

"اللہ نے.....؟"کئی لمحوں بعد وہ بولی تو زبان لڑکھڑائی تھی۔اوہان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آکر ٹھہر گئی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ نے ہمیں ہمارا مینوئل ہماری گائیڈ بک قرآن اسی لیے عطا کیا تا کہ ہم کم سے کم ایررز کے ساتھ میکسیمم اور بہترین آوٹ پٹ حاصل کر سکیں۔"ردا خاموش ہو گئی۔

اس نے ٹھیک کہا تھا اس کے پاس واقعی اسکا مینوئل نہیں تھا۔وہ تو وہ زبان بھی نہیں سمجھتی تھی جس میں اسکا مینوئل لکھا گیا تھا۔

"کیا آپکی مینوئل بک میں لکھا ہوا ہے کہ مہنگے گفٹس نہیں لینے ؟"ردا کا دل گھبرا یا تھا اسی لیے اس نے بات بدلی تھی۔اوہان ہنس دیا تھا۔

"نہیں میری مینوئل بک کے مطابق مجھے لڑکیوں سے تحفے نہیں لینے...اس لڑکی سے جو میری محرم نہیں۔"رد ااس بار بھی خاموش ہو گئی۔یہ انسان صرف الجھاتا نہیں تھا بلکہ لاجواب بھی کرتا تھا۔وہ خاموشی سے وہاں سے اٹھ گئی۔

"یہ گفٹ ؟"اسے اٹھتا دیکھ اوہان نے گفٹ کی طرف اشارہ کیا۔

"میں دیے گفٹ واپس نہیں لیتی۔محرم نا سہی لیکن کزن ہوں رکھ لیں۔اور مجھے مہنگے گفٹ کے بدلے مہنگا گفٹ نہیں چاہیے مجھے قیمتی تحفہ چاہیے اس کے بدلے۔"

www.novelsclubb.com

اوہان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"قیمتی تحفہ کیا؟"

"مجھے نہیں پتہ یہ اندازہ خود لگائیں۔ایک ہنٹ دے دیتی ہوں.... کوئی بھی ایسی چیز جسکی مجھے اشد ضرورت ہو۔" پہلی بار اس نے بھی اوہان کو الجھایا تھا اور اسے الجھا دیکھنا اچھا لگ رہا تھا۔

"ایسا کیا ہے جسکی تمہیں اشد ضرورت ہو..." اوہان نے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے سوچا۔وہ مسکرا کر پلٹ گئی۔

"تمہیں اپنی مینول بک چاہیے ؟" اسے دور جاتا دیکھ اوہان نے پیچھے سے سوال کیا۔ وہ مسکرا دی اور بغیر جواب دیے اندر چلی گئی۔ پچھلے کئی دنوں کی اداسی اوہان کے کچھ منٹوں کے ساتھ سے کہیں دور جا سوئی تھی۔اب اداسی تو کہیں نہیں تھی بس مسکراہٹ تھی چہرے پر گہری۔

••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

تیزی سے وہ زینوں سے اتر رہی تھیں۔

"سارہ باجی کیا ہوا؟ کہاں جا رہی ہیں ؟" شائستہ بیگم (تائی جان) جو لاؤنج میں بیٹھی تھیں انہیں دیکھ کر فوراً انکی جانب بڑھیں۔

"آمنہ ! میری آمنہ... میری بچی کدھر ہے ؟" وہ ایسے جیسے حوش میں نہیں تھیں۔

"آمنہ ٹھیک ہے آپ اِدھر آکر بیٹھیں۔" مائرہ اور تائی جان نے انہیں پکڑ کر صوفے پر بٹھانا چاہا لیکن انہوں نے برے طریقے سے خود کو چھڑوالیا۔

"میری بیٹی ٹھیک نہیں ہے۔ وہ بھوکی ہے۔ اس نے کھانا نہیں کھایا۔ شائستہ تم میری بیٹی کو کھانا نہیں دیتی۔ وہ بھوکی ہے۔" شائستہ بیگم کو غصمے سے پیچھے دھکیلتے ہوئے وہ چیخی تھیں۔ تائی جان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"شائستہ تم ہمیشہ سے ہی بہت بری ہو۔ تمہاری نیت ہمیشہ سے ہی خراب ہے۔ پہلے میری ماں کو وقت پر کھانا نہیں دیتی تھی آج میری بچی کا کھانا بھی بند کر دیا۔ اسے پتہ نہیں کہاں اندھیرے میں بند کیا ہوا ہے۔ وہ رو کر مجھے بلا رہی تھی۔" روتے ہوئے انہوں نے کہا تو مائرہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، اتنے میں فیض بھی کمرے سے باہر آ گیا۔

www.novelsclubb.com

"پھوپھو جان کو کیا ہوا ہے؟" فیض نے حیرت سے پوچھا۔

"ہونا کیا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے ہمیں بھی پاگل کریں گی۔" تائی جان اکتا کر بولتی ہوئیں صوفے پر جا بیٹھیں۔

"پھوپھو جان! آمنہ جہاں بھی ہوگی ہم سب کی دعاؤں اور اللہ کے کرم سے ٹھیک ہوگی۔" پھوپھو جان نے متورم نظروں سے مائرہ اور فیض کو دیکھا تو فیض نے سر ہلا کر تائید کی۔

"مجھے کھانا بنانا ہے اپنی بچی کے لیے۔اسے بس میرے ہاتھ کا کھانا پسند ہے۔" سائرہ بیگم کچن کی جانب بڑھتی ہوئی بولیں۔

"پھوپھو جان جو بنانا ہے مجھے بتائیں میں بنا دیتی ہوں۔آمنہ کو میرے ہاتھ کا کھانا بھی پسند ہے۔"

"نہیں میں خود بناؤں گی۔اسے صرف میرے ہاتھ کا کھانا کھانا ہے۔" پھوپھو کچن میں گئیں تو مائرہ بھی پیچھے گئی۔ تین گھنٹوں کی محنت لگا کر انہوں نے آمنہ کی پسند کا کھانا بنایا۔ فیض سے کہہ کر گاڑی نکلوائی۔اور خود اچھے سے نہا کر نیا جوڑا پہن کر تیار ہوئیں۔اور کھانا پیک کروا کر قریبی یتیم خانے لے گئیں۔

انکی بیٹی انکی دسترس سے بے شک دور تھی لیکن اللہ کے حوالے تھی۔آج وہ دوسروں کے بچوں کو کھانا کھلائیں گی تو اللہ اسکی بیٹی کو بھی بھوکے پیٹ سونے نہیں دے گا۔

www.novelsclubb.com

شام جب وہ گھر لوٹیں تو نم آنکھوں کے ساتھ چہرہ مسکرا رہا تھا۔دل مطمئن ہو گیا تھا۔انکی اولاد کی حفاظت کی جائے گی ضرور!

••••••••••••••••••••••••••••••

ٹک.... ٹک... ٹک..." گہرے سکوت میں گھڑی کی ٹک ٹک ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔ سفید بستر پر سانس لیتا ایک وجود سفید چادر میں چھپا جانے کب سے غافل تھا۔ بند آنکھوں کے آکسیجن ماکس میں جکڑے اس چہرے پر خوف کی اک ان کہی داستان رقم تھی۔

چر.... کی آواز سے دروازہ کھلا تھا۔بند آنکھوں سے اس وجود نے اپنے قریب کسی کی آہٹ محسوس کی تھی۔ کچھ لمحوں بعد اس وجود کو اپنی پیشانی پر کسی کے گرم مردانہ ہاتھ کا لمس محسوس ہوا تھا۔کسی کی اضطرابی نظریں اسکے چہرے پر منجمد تھیں۔اس وجود کے ساتھ آنے والی خوشبو کو اس کے دماغ نے پہچاننا چاہا لیکن ناکام رہا۔ پہچانتا بھی کیسے یہ خوشبو انجان تھی۔چند ثانیے گزرے اور وہ ہاتھ اسکی پیشانی سے ہٹا اور قدموں کے دور جانے کی آواز سنائی دی۔چر کی آواز سے دروازہ ایک بار کھلا اور بند

ہو گیا۔ دروازے کے بند ہوتے ہی تنہائی کے احساس اور ٹک ٹک کے علاوہ کچھ مشینوں کی آوازیں بھی اب یہ وجود محسوس کرنے لگا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••

"ہمیں لگتا ہے کہ ہم لوگوں کے لیے اہم ہوتے ہیں۔ ہمیں خوش فہمی ہوتی ہے کہ ہمارے جانے کے بعد بھی ہمارے اپنے جو ہمارے اپنا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ ہمیں نہیں بھولیں گے۔ وہ لمحہ بالمحہ ہمیں یاد رکھیں گے۔ جنہیں واقعی ہم سے محبت ہوتی ہے جنہیں واقعی ہماری فکر ہوتی ہے وہ واقعی ہمیں نہیں بھولتے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہی کی زندگی میں ہماری اہمیت کہیں کھو جاتی ہے۔ ہماری غیر موجودگی سے انکی زندگی میں جو خلا بنتا ہے وہ وقت کے ساتھ ساتھ بھرتا تو نہیں ہے لیکن وہ اس خلا کے عادی ہو جاتے ہیں، وہ ہمیں بھولتے نہیں ہیں لیکن وہ ہمیں یاد بھی نہیں رکھتے۔ جیسے آمنہ کسی کو بھی نہیں بھولی تھی لیکن وہ یاد بھی کسی کو نہیں تھی۔ اسکے جانے کے بعد کسی کی زندگی نہیں رکی تھی نہ کسی کی رکتی ہے سوائے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے۔ کوئی آپ کا کتنا بھی اپنا کیوں نہ ہو وہ کبھی بھی آپ کے ماں باپ اور بہن بھائیوں سے بڑھ کر آپکی فکر نہیں کر سکتا۔

دوست جتنے بھی بہترین کیوں نہ ہوں وہ بھول جاتے ہیں۔بیوقوف ہوتے ہیں وہ لوگ جو ماں باپ اور بہن بھائیوں پر دوستوں کو فوقیت دیتے ہیں۔"

نم آنکھوں سے ایک صفحہ پر دل کی بات اتار کر اسے الماری کے اوپر پڑے ڈبے میں ڈال دیا۔

"سب کی زندگی معمول پر آگئی تھی پھر پھوپھو جان کی نہیں۔" سیڑھیوں کی ریلنگ پر کھڑا ہو کر اس نے نیچے مائرہ آپی کے پاس بیٹھی روتی ہوئی پھوپھو جان کو دیکھ کر سوچا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

ہاتھوں میں سر دیے وہ خاموش بیٹھا تھا۔کل اسکی پہلی پیشی تھی۔ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے کیس ملتوی کر دیا گیا۔وہ شدید ذہنی دباؤ محسوس کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مستقیم..!" کسی نے اسے پکارہ۔اس نے جواب نہیں دیا۔

"بچے...! ایسے کیوں کر رہے ہو بات تو سنو۔" مستقیم نے سر اٹھا کر میز کی دوسری جانب بیٹھے ابو بکر کو دیکھا۔اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر اپنے لب کھولتا ابو بکر رک گیا۔اسکی آنکھوں میں صرف سرخی ہی نہیں تھی بلکہ ان آنکھوں میں تپش، بے

یقینی اور نمی بھی تھی۔ابو بکر کی نظریں جہاں تھیں وہیں تھم گئی تھیں۔اسکا چھوٹا بھائی کانچ کی طرح ٹوٹ کر بکھر رہا تھا اور وہ بے بس تھا اسکی کرچیاں تک نہ سمیٹ پا رہا تھا۔

"کیوں کر رہے ہو ایسا؟... حوصلہ کرو۔پہلی بار تو ہم پر کوئی مشکل نہیں آئی،پہلے بھی آتی رہی ہیں اور ہم نے ہمیشہ سروائیو کیا ہے اللہ کی مدد سے۔اس بار بھی کر لیں گے۔"اسکے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے کہا۔

"ابو کہاں ہیں؟"آنکھوں کی نمی کو اندر دھکیل کر اس نے خود کو مضبوط کرتے ہوئے سوال کیا۔

"وہ باہر ہیں۔صرف ایک شخص کو ملنے کی اجازت تھی تو میں آگیا۔"

"جھوٹ!وہ آئے ہی نہیں ہیں نا؟"مستقیم بولا تو لہجہ اجنبی تھا۔

"مستقیم وہ کیوں نہیں آئیں گے؟"ابو بکر نے گہرا سانس خارج کرتے ہوئے سوال کیا۔

"وہ کیوں آئیں گے؟...ایک ڈرگ اسمگلر بیٹے کے پیچھے وہ کیوں آئیں گے ابو بکر بھائی؟"ابو بکر وہیں تھم گیا۔

"کل کمرہ عدالت میں انکی آنکھوں کا شکوہ اور انکے جھکے کندھے دیکھے تھے میں نے۔ بھائی انکا شکوہ بنتا ہے۔ لیکن جھکے کندھے، جھکا سر کیوں؟ کیا وہ بھی مجھے غلط سمجھتے ہیں؟ کیا انہیں مجھ پر بھروسہ نہیں؟ کیا انہیں اپنی تربیت پر بھروسہ نہیں جو انکا سر جھکا تھا۔" نم آواز سے وہ بولا تو آنکھوں میں ایک بار پھر نمی ابھر آئی۔

"مستقیم! بچے... کیا سوچتے رہتے ہو؟ وہ پریشان ہیں بس۔ اور بیٹا جیل میں ہو تو کونسا باپ پریشان نہیں ہوتا؟" ابوبکر کی بات پر وہ استہزائیہ ہنسا تو پلکوں پر ٹھہرا آنسو لڑھک گیا۔

"وہ پریشان نہیں شرمندہ تھے۔ وہ شرمندہ تھے کہ میں انکا بیٹا ہوں۔" اپنے لفظوں پر دباؤ ڈالتا ہوا وہ بولا تو لہجہ ٹوٹا بکھرا ہوا تھا۔ دس ہی دنوں میں وہ کتنا بدل گیا تھا نا!

www.novelsclubb.com

"مستقیم! تم نے یہ بات کیوں چھپائی کہ تم حسن آفندی کی فرم پر جاب کرتے ہو؟ ابو بس اسی بات پر تم سے بدگمان ہیں۔"

"ابو کو نہیں معلوم تھا لیکن آپ کو تو معلوم تھا نا؟" مستقیم نے آنکھیں رگڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا معلوم کہ حسن آفندی کون ہے۔میں نے تو یہ نام بھی پہلی بار تمہارے یا یامین کے منہ سے سنا تھا۔"

"جب آپکو نہیں معلوم تو مجھے کیا معلوم کہ وہ کون تھا؟" مستقیم چڑا تھا۔

"لیکن نویرہ تو کہہ رہی تھی کہ وہ ایک بار گھر آچکے ہیں۔"

"ہاں آچکے ہیں اور بس اتنا جانتا ہوں کہ ابو کے دور کے رشتے دار ہیں وہ،بس۔اور انہوں نے ہی مجھے منع کیا تھا کسی کو بھی بتانے سے۔تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ انہوں نے رشتے داری کی بنیاد پر مجھے نوکری دی۔" ابو بکر نے اسے اچھنبے سے دیکھا تھا۔

"کیا؟انہوں نے منع کیا؟ مستقیم تم نے پہلے یہ بات کیوں نہیں بتائی؟" ابو بکر ایک دم کھڑا ہوا تھا۔ مستقیم نے لاپرواہی سے نظریں پھیر لیں۔

"آئندہ مجھ سے ملاقات کے لیے مت آیئے گا۔جب ابو کو میرے سچے ہونے کا یقین آجائے اس دن آکر دیکھ لیجیئے گا کہ میں زندہ ہوں یا نہیں۔اس سے پہلے آنے کی ضرورت نہیں۔" مستقیم کے انداز میں لاتعلقی ہی لاتعلقی تھی۔اس کا انداز بے تاثر تھا۔وہ بینچ سے کھڑا ہو گیا اور واپسی کی جانب چل پڑا۔ابو بکر اسے جاتا دیکھتا

www.novelsclubb.com

رہا تب تک جب تک وہ سلاخوں کے پیچھے غائب نہ ہو گیا۔ابو بکر کے چہرے پر چھایا غم و ملال سمجھنے والا کوئی نہ تھا۔

••

ہری گھاس سے پھسلتا پانی کچھ دیر پہلے ہوئی بارش کی گواہی دے رہا تھا۔کتابوں کو سامنے بکھیرے وہ لاؤنج کی کھڑکی کے پاس پڑے تھری سیٹر کاؤچ پر ٹانگیں اوپر کیے بیٹھی گہری سوچ میں مبتلا تھی۔

"اسکے پیچھے پولیس کیوں تھی؟...کیا اس نے کوئی جرم کیا تھا؟" کھڑکی کے شیشے کی سطح پر کچھ دیر پہلے کی ہوئی بارش کے رکے ہوئے قطرے پھسلتے اور زمین پر گر کر ختم ہو جاتے۔بظاہر ان قطروں پر نظریں جمائے وہ انہی سے ہی بے خبر تھی۔

"کیا وہ شخص جس کے میں نام تک سے واقف نہیں ہوں کیا وہ کوئی جرم کر سکتا تھا؟"۔ بھینچے ہوئے چہرے سے خود سے سوال کیا تو دل نے نفی کی۔

"نہیں وہ جرم نہیں کر سکتا۔کرتے ہوں گے لوگ جرم، پر وہ چہرے اور ہوتے ہوں گے۔وہ چہرہ مجرم نہیں تھا۔وہ مجرم ہو ہی نہیں سکتا تھا۔" دل کی گواہی پر چہرے کے تاثرات ڈھیلے پڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"پر وہ مجرم کیوں نہیں ہو سکتا؟" دماغ نے احتجاجی سوال اٹھایا تو دل الجھا جس کے تاثرات چہرے پر بھی واضح تھے۔

"کیونکہ جو محافظ ہوتا ہے وہ کبھی بھی مجرم نہیں ہوتا۔ محافظ کچھ بھی ہو سکتا ہے پر مجرم نہیں ہو سکتا۔" چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ ابھری۔ شام ڈھل رہی تھی۔ لاؤنج میں اندھیرا ابھی گہرا ہو رہا تھا۔ کسی نے لاؤنج میں آکر لائٹ جلائی تھی اس نے دھیان نہیں دیا۔ لائٹ جلنے سے کھڑکی کے شیشے پر اسکا عکس ابھرا۔ اور وہ پہلی بار اپنے عکس کو دیکھ کر چونکی۔

"وہ کیا کر رہی تھی؟ اسے اس سے کیا لینا دینا کہ وہ شخص مجرم تھا یا نہیں؟" کچھ لمحوں بس کچھ لمحوں کے لیے وہ سن ہوئی تھی۔ اس نے خود کو ڈپٹا۔ اسے کیا غرض؟ اس نے اپنی توجہ ہٹانی چاہی۔ دل ایک دم سے بری طرح بے چین ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ کتابوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔ ایک دم سے اسکا دل گھبرایا۔

"کیا پولیس نے اسے پکڑ لیا ہو گا؟ یا وہ بچ گیا ہو گا؟" اس لمحے اسے فکر نہیں تھی کہ وہ مجرم تھا یا نہیں، لمحہ ء فکریہ تو صرف یہ تھا کہ وہ بچ گیا یا پکڑہ گیا؟ اس نے کھڑکی

سے باہر آسمان کو دیکھنا چاہا تو لاؤنج کی سفید چھت پر لٹکتے فانوس کے عکس کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔

"اللہ میں نہیں جانتی کہ وہ شخص مجرم تھا یا نہیں۔میں بس یہ جانتی ہوں کہ وہ میرا محافظ تھا۔اسے میری حفاظت کے لیے آپ نے بھیجا تھا تب جب میرے محافظ میرے محرم مجھ سے دور تھے۔آج اسکی حفاظت کے لیے بھی کسی کو بھیج دیں۔ میں نہیں جانتی وہ کس حالت میں ہو گا۔وہ جہاں اور جس بھی حالت میں ہو آپ اسکی حفاظت کیجیے گا۔"آنکھیں بند کیے اس نے دل ہی دل میں اللہ کو پکارا تو اسکی دعا آسمانوں تک جاتی امر ہو گئی۔

•••••••••••••••••••••••••

(باقی ان شاءاللہ اگلے ہفتے)

www.novelsclubb.com